اِنَّ اُمَّتِیْ یُدْعُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِیْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ

(بخاری۔ باب فضل الوضوء۔ ص، ۲۵۔ جلد اوّل، مسلم، ص، ۱۲۶ ج، ۱)

وضو کے فیوض و برکات

www.KitaboSunnat.com

تالیف

مولانا عبدالرحمٰن عزیز الٰہ آبادی فاضل جامعہ محمدیہ اوکاڑہ

ادارۂ امر بالمعروف حسین خانوالہ پتوکی ۵۵۳۰۱

فون: ۵۷۰۰۲۴۔ ۵۷۰۶۶۲۔ ۰۴۹۴۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

سلسلہ اشاعت نمبر ۱۷

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ادارہ امر بالمعروف محفوظ ہیں

نام کتاب	:	وضو کے فیوض و برکات
مرتب	:	عبدالرحمٰن عزیز الہ آبادی
تعداد	:	۱۰۰۰ ہزار
صفحات	:	۸۰
تاریخ اشاعت	:	ستمبر ۲۰۰۲ء

صدقہ جاریہ

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ اپنی دُعاؤں میں میرے مرحوم والدین کو بھی یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی خطاؤں سے درگزر فرمائے۔ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی قبور کو جنت کا باغیچہ بنائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اس خدمت کو میرے اور میرے اہل وعیال کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین

ناشرہ .... ایک اللہ کا بندہ کراچی
نمبر 21270

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ لَّا نَبِيَّ بَعْدَهُ

أَمَّا بَعْدُ :

(۱) طہارت

انسان جب بھی اپنی نیند سے بیدار ہو تو سب سے پہلے اپنے ناک کو تین بار جھاڑے کیونکہ شیطان ناک کے اوپر بیٹھ کر رات گزارتا ہے جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ظاہر ہے کہ امام کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

"إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنامه فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثًا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلَى خَشُوْمِه"

"جب تم میں سے کوئی شخص اپنی نیند سے بیدار ہو تو تین بار اپنی ناک جھاڑے کیونکہ شیطان ناک کے اوپر بیٹھ کر رات گزارتا ہے (صحیح مسلم، باب الایتار فی الاستنثاء والاستجمار ج ۱ ص ۱۲۴)

بعد ازاں یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ

(صحیح بخاری، کتاب الدعوات باب ما يقول إذا أصبح ج ۲ ص ۹۳۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اس اللہ کریم کا شکر ہے کہ جس نے ہم کو موت کے بعد زندگی بخشی اور اسی کی طرف دوبارہ بھی جانا ہے (صحیح بخاری: ج ۲، ص ۹۳۴)

بیداری کے بعد کسی برتن میں ہاتھ نہ ڈالے جب تک ان کو اچھی طرح دھو نہ لے جیسا کہ اس فرمان سے ظاہر ہے: ''إذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِه فَلْيَغْسِلْ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهَا فِيْ الإنَاءِ فَإنَّ أَحَدَكُمْ لاَ يَدْرِيْ أيْنَ بَاتَتْ يَدَهُ''
(صحیح بخاری: كِتَابُ الْوُضُوْءِ، بَابُ الاسْتِجْمَارِ وِتْرًا ج ۱، ص ۲۸، مسلم ج ۱، ص ۱۳۶)

''جب تم میں سے کوئی شخص اپنی نیند سے بیدار ہو وہ اپنے ہاتھ کو دھونے سے پہلے کسی برتن میں نہ ڈالے کیونکہ اس کو معلوم نہیں کہ اس کا ہاتھ رات کہاں رہا۔''

اگر قضاء حاجت کا ارادہ ہو تو نرم زمین کو تلاش کیا جائے کیونکہ احتمال ہے کہ پیشاب کی چھینٹیں بدن یا کپڑوں پر گریں جس سے بدن یا کپڑے ناپاک ہو جائیں جیسا کہ اس حدیث سے واضح ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ سے چند مسائل دریافت کئے جب آپ (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ) بصرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں آئے تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے جواباً تحریر فرمایا کہ:

" إِنِّی كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَرَادَ أَنْ يَبُوْلَ فَأتى دمْثا فِی أُصْلِ جِدَارٍ فَبَالَ ثُمَّ قَالَ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَبُوْلَ فَلْيَرْتَدْ لِبَوْلِه "

(ابوداود: باب الرجل يتبوء لبوله ج۱ ص۲ مجتبائی دہلی)

"میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا آپ نے پیشاب کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ "زمین نرم" میں ایک دیوار کی جڑ میں آئے اور پیشاب کیا پھر فرمایا جب تم سے کوئی شخص پیشاب کرنا چاہے تو وہ پیشاب کے لیے ایک (نرم) جگہ ڈھونڈھ لے۔"

کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ پیشاب کی بدپرہیزی کی وجہ سے قبر کے عذاب میں مبتلا ہو جائے کیونکہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اِسْتَنْزِهُوْا مِنَ الْبَوْلِ فَإِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ وَفِیْ رِوَايَةِ الْحَاكِمِ أَكْثَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ وهو صَحِيْحُ الإِسْنَادِ"

(دارقطنی: بحوالہ بلوغ المرام، باب آداب قضاء الحاجة)

"پیشاب سے بچو بے شک زیادہ عذاب قبر پیشاب کی وجہ سے ہے اور حاکم کی روایت میں ہے کہ اکثر قبر کا عذاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیشاب کی وجہ سے ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ امام اعظم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ دو قبروں پر سے گزرے اور فرمایا ان دونوں قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے۔

وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ أَمَّا هٰذَا فَكَانَ لاَ يَسْتَنْزِهُ مِنَ الْبَوْلِ وَأَمَّا هٰذَا كَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ (الحدیث)

(صحیح بخاری، بَابُ مِنَ الْكَبَائِرِ أَنْ لَّا يَسْتَنْزِهُ مِنَ الْبَوْلِ ج ۱، ص ۳۴، ابن ماجہ، بَابُ التَّشْدِيْدِ مِنَ الْبَوْلِ ص ۲۹، نسائی بَابُ التَّنَزُّهِ مِنَ الْبَوْلِ ج ۱، ص ۱۲)

"کسی بڑے گناہ پر عذاب نہیں ہو رہا ایک شخص تو پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا تھا۔"

پھر جب قضاء حاجت کے لیے بیٹھنے کا ارادہ کرے تو اپنے ستر سے کپڑا اٹھانے سے پہلے یہ دعا پڑھے۔

"اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ"

(صحیح بخاری: بَابُ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الْخَلاَءِ، ج ۲، ص ۹۳۶ و ج ۱، ص ۲۶، صحیح مسلم: بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا أَرَادَ دُخُوْلَ الْخَلاَءِ ج ۱، ص ۶۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اے اللہ میں تیرے ساتھ ناپاک جنوں اور ناپاک جنیوں سے پناہ چاہتا ہوں"

پھر زمین کے قریب ہو کر اپنے ستر سے کپڑا اٹھائے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے ظاہر ہے کہ:

"أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ حَاجَةً لَا يَرْفَعُ ثَوْبَهُ حَتّٰى يَدْنُوَ مِنَ الْأَرْضِ"

(ابوداود: باب التكشف عند الحاجة ج ا، ص ۳)

"رسول اللہ ﷺ جب بول و براز کے لیے بیٹھنے کا قصد کرتے تو جب تک زمین کے قریب نہ ہوتے ستر سے کپڑا نہ اٹھاتے تھے۔"

پھر بیٹھ کر بائیں پاؤں پر وزن رکھے اور حتی المقدور دائیں پاؤں پر وزن نہ آنے دے کیونکہ معدہ بائیں جانب ہوتا ہے اور پاخانہ کے اخراج کے لیے آسانی ہو جاتی ہے۔

حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ: عَلَّمَنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَلَاءِ أَنْ نَقْعُدَ عَلَى الْيُسْرٰى وَنَنْصَبَ الْيُمْنٰى (بیہقی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قضاء حاجت کے بارہ میں تعلیم دی کہ ہم بائیں پاؤں پر بیٹھیں اور دائیں پاؤں کو کھڑا ہی رہنے دیں۔ (بلوغ المرام، باب آداب قضاء الحاجة)

اگر دو آدمی یا دو عورتیں بول و براز کے لیے جائیں تو ان دونوں کے درمیان پردہ ضروری ہے تاکہ ایک دوسرے کا ستر نہ دیکھیں اور بول و براز کے وقت ایک دوسرے سے باتیں کرنا بھی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے عیاں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"إذا تغوّط الرّجلان فليتوار كلّ واحد منهما عن صاحبه ولا يتحدّثا فإنّ الله يمقت على ذلك"

(رواہ احمد وصححہ ابن السکن بحوالہ بلوغ المرام، باب آداب قضاء الحاجة)

"جب دو آدمی بول و براز کے لیے جائیں تو وہ ایک دوسرے سے پردہ کر لیں اور ایک دوسرے سے باتیں نہ کریں کیونکہ اس پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے ..... نیز پھل دار، سایہ دار درختوں کے نیچے، لوگوں کے راستوں پر، پانی کے گھاٹوں پر، جاری نہر کے کناروں پر، مسجد کے دروازوں پر، جانوروں کی بلوں، اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غسل خانوں میں پیشاب ، پاخانہ کرنا لعنت کا موجب ہے ۔"

(ایضا)

قضاء حاجت کے بعد مخصوص جگہ (مقعد) کو صاف کرنے کے لیے بائیں ہاتھ سے کم از کم تین ڈھیلے استعمال کرے۔ گوبر، لید، کوئلہ اور ہڈی سے استنجاء نہ کرے کیونکہ یہ جنوں کی خوراک ہے۔

(ترمذی، بَابُ کَرَاهِیَةِ مَا یُسْتَنْجٰی بِهٖ ج ۱ ص ۵)

بعد ازاں اپنے ستر کو ڈھانپ کر یہ دعا پڑھے: "غُفْرَانَکَ"

"اے اللہ میں تیری مغفرت چاہتا ہوں"

اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب قضاء حاجت سے فارغ ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَذْهَبَ عَنِّیَ الْأَذٰی وَعَافَانِیْ"

(ابن ماجہ، بَابُ مَا یَقُوْلُ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ ص ۲۶)

"سب تعریف اس اللہ کریم کو ہے جس نے مجھ سے تکلیف کو دور کیا اور مجھے عافیت دی"

پھر پانی سے استنجاء کرنے کے بعد اپنے ہاتھوں کو مٹی سے خوب مل کر دھوئے تاکہ نجاست کا اثر نہ رہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہیں کہ میں نبی مکرم ﷺ کے ساتھ تھا آپ ﷺ قضاء حاجت کے لیے گئے اور فراغت کے بعد مجھے ارشاد فرمایا:"یَا جَرِیْرُ هَاتِ طَهُوْرًا فَاَتَیْتُهُ بِالْمَاءِ وَقَالَ بِیَدِهِ فَدَلَکَ بِهَا الْاَرْضَ" (نسائی: باب دلک الید بالأرض بعد الاستنجاء ج ۱ ص ۱۹)

اور ابن ماجہ باب مذکور ص ۳۰ پر اس روایت کے آخری الفاظ یہ ہیں۔ "وَمَسَحَ یَدَهُ بِالتُّرَابِ"۔ اے جریر پانی لاؤ میں پانی لے گیا آپ ﷺ نے استنجاء کیا بعد ازاں اپنے ہاتھوں کو زمین پر رگڑا۔

(اگر مٹی میسر نہ ہو تو صابون سے اپنے ہاتھوں کو اچھی طرح صاف کر لینا چاہیے تا کہ نجاست کا اثر زائل ہو جائے۔) ......عزیز الہ آبادی

(۲) مسواک کی فضیلت

اس کے بعد مسواک کرے تا کہ منہ کی بدبو زائل ہو جائے۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

"قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَسَوَّکُوْا فَاِنَّ السِّوَاکَ مَطْهَرَةٌ لِّلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ مَا جَاءَ جِبْرِیْلُ اِلَّا اَوْصَانِیْ بِالسِّوَاکِ حَتّٰی لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ یُفْرَضَ عَلَیَّ اَوْ عَلٰی اُمَّتِیْ وَلَوْ لَا اَنِّیْ اَخَافُ اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَفَرَضْتُهُ عَلَيْهِمْ وَإِنِّي لَاَسْتَاكُ حَتّٰى لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ اُحْفِيَ مَقَادِمَ فَمِيْ"

(ترغیب وترہیب مترجم للعلامہ منذری مطبوعہ کراچی ج۱ص ۲۰۳، ابن ماجہ،باب السّواکِ،ص ۲۵)

"مسواک کرو مسواک منہ کو خوشبو دار کرنے والی ہے اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والی ہے۔ جب بھی جبریل علیہ السلام میرے پاس آتے مجھ کو مسواک کی وصیت کی یہاں تک کہ مجھ کو خوف ہوا کہ یہ مجھ پر اور میری امت پر فرض ہی نہ کر دی جائے اگر یہ مجھے اپنی امت پر شاق ہونے کا خوف نہ ہوتا تو میں ان پر فرض کر دیتا اور میں اس قدر مسواک کرتا ہوں کہ مجھے ڈر ہے کہ میں اپنے منہ کے اگلے دانت نہ اکھیڑ ڈالوں"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ امام کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"فَضْلُ الصَّلٰوةِ بِالسِّوَاكِ عَلَى الصَّلٰوةِ بِغَيْرِ سِوَاكٍ سَبْعُوْنَ ضِعْفًا" (مسند احمد، صحیح ابن خزیمہ بحوالہ ترغیب منذری ج۱ص ۲۰۵)

"مسواک کے ساتھ نماز کی فضیلت بغیر مسواک کی نماز کے ۷۰ (ستر) حصہ زیادہ ہے۔ (ترغیب باب مَا جَاءَ فِي التَّرْغِيْبِ فِيْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السّواکِ وَمَا جَاء فِیْ فَضْلِه ج ۱ ص ۲۰۵)

اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"لَأَنْ أُصَلِّیَ رَکْعَتَیْنِ بِسِوَاکٍ أَحَبُّ إِلَیَّ أَنْ أُصَلِّیَ سَبْعِیْنَ رَکْعَةً بِغَیْرِ سِوَاکٍ" (رواہ ابو نعیم فِیْ کِتَابِ السّواکِ بِسَنَدٍ جَیِّدٍ)

"اگر مسواک کے ساتھ میں دو رکعات پڑھوں تو مجھ کو یہ زیادہ پسند ہے کہ بغیر مسواک ستر رکعات پڑھوں"

(بحوالہ ترغیب ج ۱ ص ۲۰۶)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ محسن انسانیت حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

"رَکْعَتَانِ بِالسِّوَاکِ أَفْضَلُ مِنْ سَبْعِیْنَ رَکْعَةً بِغَیْرِ سِوَاکٍ" (رواہ ابو نعیم فِیْ کِتَابِ السّواک بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ بحوالہ ایضا)

"مسواک کے ساتھ دو رکعات نماز بغیر مسواک کے ستر رکعتوں سے افضل ہے۔ (ترغیب وترہیب مترجم ج ۱ ص ۲۰۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ وضو میں نیت

امام ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیبؒ المتوفی ۳۰۳ھ نے نسائی میں یوں تبویب کی ہے۔ "بَابُ النِّيَةِ فِي الْوُضُوءِ" اور ذیل میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی روایت ذکر کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَاتِ" (الحدیث) "اعمال کا دارومدار نیت پر ہے" (نسائی مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی ج ا ص ۲۴)

اب وضاحت طلب بات یہ ہے کہ نیت کا تعلق زبان سے ہے یا دل سے۔ اس کے متعلق معانی واقوال پیش خدمت ہیں۔

(۱) المنجد میں ہے "اَلنِّيَّةُ" قصد، دل کا عزم، تجویز، حاجت وغیرہ (المنجد عربی اردو، مطبوعہ کراچی، ص ۱۰۶۱)

(۲) لغات فیروزی میں ہے۔ نیت دل کا ارادہ، قصد، دلی خواہش (لغات فیروزی مطبوعہ ۱۹۱۲ء ص ۴۸۳)

(۳) اغاثۃ اللہفان میں ہے: اَلنِّيَّةُ هِيَ الْقَصْدُ وَالْعَزْمُ عَلٰى فِعْلِ الشَّيْءِ وَمَحِلُّهَا الْقَلْبُ لَا تَعَلَّقَ لَهَا بِاللِّسَانِ (اغاثۃ اللہفان ج ۱ ص ۱۵۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیت کا معنی قصد اور ارادہ ہے جو دل کا فعل ہے اس کا زبان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

(۴) شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ ارقام فرماتے ہیں کہ:

"لَا یَجُوزُ التَّلَفُّظُ بِالنِّیَّةِ إِنَّ ذٰلِکَ خِلَافُ السُّنَّةِ إِذْ لَمْ یُنْقَلْ ذَالِکَ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ وَمَنْ تَبِعَهُمْ" (لمعات شرح مشکوۃ ج ۱ ص ۵۵ اشعۃ اللمعات ص ۳۳ جلد اول)

نیت کا لفظوں میں اظہار کرنا جائز نہیں کیونکہ یہ خلاف سنت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کے پیروکاروں سے منقول نہیں۔

(۵) سرخیل احناف مولانا انور شاہ کاشمیری فیض الباری ج ۱ ص ۸ پر ارقام فرماتے ہیں کہ: "فَالنِّیَّةُ أَمْرٌ قَلْبِیٌّ" "نیت دل کا فعل ہے"

۶۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ علیہ ارقام فرماتے ہیں کہ:

" لَوْ مَکَثَ أَحَدُهُمْ عُمْرَ نُوحٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ یُفَتِّشُ هَلْ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَحَدٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ شَیْئًا مِنْ ذٰلِکَ لَمَّا ظَفَرَ بِهِ إِلَّا أَنْ یُّجَاهِرَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْكِذْبَ الْبُحْتَ فَلَوْ كَانَ هَذِهِ خَيْرٌ لَّسَبَقُوْنَا إِلَيْهِ وَلَدَ لُوْنَا عَلَيْهِ (اغاثۃ اللهفان ج ا ص ۱۵۸)

''اگر کوئی شخص نوح علیہ السلام کی عمر کے برابر جستجو اور تلاش کرتا رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم میں سے کسی ایک نے بھی اس سے کچھ کیا ہے تو وہ ماسوا ہرزہ سرائی اور جھوٹ کے اس بارہ میں کامیاب نہ ہو سکے گا اس میں اگر کوئی بھلائی ہوتی تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اس کام کو ہم سے پہلے کرتے اور ہمیں اس کی خبر دیتے۔''

(۴) التسمیۃ فی الوضوء

وضو کے آغاز میں بسم اللہ کہنے کا مسئلہ بہت ہی اہم ہے جس پر نماز کی صحت اور عدم صحت کا دارومدار ہے کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ:

'' لاَ صَلٰوةَ لِمَنْ لَّا وُضُوْءَ لَهُ وَلاَ وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ'' (ابوداود، باب فی التسمیۃ علی الوضوء ح ۱۰۱)

''جس شخص کا وضو نہیں اس کی نماز ہی نہیں اور جس نے وضو کے آغاز میں بسم اللہ نہیں پڑھی اس کا وضو ہی نہیں''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض محدثینؒ نے اس حدیث پر ضعف کا حکم لگایا ہے حالانکہ یہ حدیث متعدد طرق و اسانید سے کتب حدیث میں مروی ہے۔

علامہ ابن علان رحمۃ اللہ علیہ شرح اذکار میں ارقام فرماتے ہیں کہ:
حدیث ضعف کے جب متعدد طرق ہوں تو وہ کثرت طرق و اسانید کی بنا پر اس کا ضعف زائل ہو جاتا ہے اور وہ حدیث حسن لغیرہ کے درجہ میں پہنچ کر مقبول اور معمول بہ ہو جاتی ہے۔ تسکین قلب کے لیے عربی عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

"أَمَّا إِذَا تَعَدَّدَتْ طُرُقُهُ بِأَنْ رُوِیَ مِنْ طُرُقٍ مُفْرَدَاتُهَا ضَعِيفَةٌ فَإِنَّهُ يُقَوِّی بَعْضُهَا بَعْضًا وَيَصِيْرُ الْحَدِيْثُ حَسَنًا يُحْتَجُّ بِهِ (تحفۃ المرضیہ ص ۲۶۳)

"یعنی حدیث ضعیف بوجہ متعدد طرق و اسانید کے حسن، قابل عمل، اور لائق احتجاج ہو جاتی ہے۔

پھر امام ابوداودؒ نے خود اس پر سکوت اختیار کیا ہے اگر اس میں شدید ضعف ہوتا اور حدیث قابل عمل نہ ہوتی تو امام صاحب اس کو ضرور بیان کرتے چونکہ اس کا ضعف، ضعف یسیر اور قلیل پر محمول ہے لہٰذا قابل عمل ہے جیسا کہ تحفہ مرضیہ میں ہے کہ: " وَلَا يَتَأَتّٰی ذٰلِكَ هُنَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِاقْتِضَاءِ أَبِیْ دَاوُدَ السَّکُوْتَ عِنْدَ الضَّعْفِ الْیَسِیْرِ'' (تحفہ مرضیہ ص ۲۷۷) یعنی امام ابوداود رحمۃ اللہ علیہ کا سکوت ضعف یسیر پر محمول ہوتا ہے۔

امام ترمذیؒ حضرت رباح بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی حدیث ''لا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ یَذْکُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهِ'' کے ذیل میں ارقام فرماتے ہیں وَفِیْ الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ،وَأَبِیْ هُرَیْرَةَ ،وأَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیْ، وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَاَنَسٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ بعد ازاں امام احمد کا قول نقل کرتے ہیں کہ امام احمد فرماتے ہیں کہ اس باب میں جتنی روایات منقول ہیں ان کی سند عمدہ نہیں وقال مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِیْلَ أَحْسَنُ شَیْئٌ فِیْ هَذَا الْبَابِ حَدِیْثُ رباح ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ یعنی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سب سے اچھی اس باب میں حدیث رباح بن عبدالرحمٰن کی ہے رضی اللہ عنہ (ترمذی باب فی التسمیۃ عند الوضوء ص ۶ جلد اول)

وَقَدْ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَنَّهُ أَحْسَنُ شَیْءٍ فِیْ هذا الْبَاب اِلَی قَوْلِهٖ وَاَقْوَی شَیْءٌ فِیْهِ حَدِیْثُ کَثِیْرُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ ربیع وقال إِسْحَاقُ هٰذَا یَعْنِیْ حَدِیْثُ أَبِیْ سَعِیْدٍ أَصَحُّ مَا فِی الْبَابِ إِلَی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قوله احادِيثُ هٰذَا الْبَابِ كَثِيْرَةٌ يَشُدُّ بَعْضُهَا بَعْضًا فمجموعها يَدُلُّ أَنَّ لَهَا أَصْلاً

امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ اس مسئلہ میں یہ بہت اچھی حدیث ہے اور سب سے قوی حدیث کثیر بن زید کی ہے۔ علامہ اسحاقؒ نے فرمایا ابو سعید کی حدیث بہت صحیح ہے اس مسئلہ میں متعدد احادیث مروی ہیں جن کا بعض بعض کو قوی کرتا ہے۔ ان کا مجموعہ اس کی اصل پر دال ہے اور حافظ ابن حجر نے فرمایا کہ احادیث کے مجموعہ سے ایسی قوت ظاہر ہوتی ہے جو اس کی اصل اور صحت پر دال ہے۔

ان اقوال وشواہد کے بعد جہاں ضعف کا اشکال ختم ہوا وہاں یہ بھی محقق ہوا کہ عمداً ترک "تَسْمِيَةُ عَلَى الْوُضُوْءِ" عدم وضوء کو مستلزم ہے کیونکہ امام کائنات ﷺ نے حکماً فرمایا کہ بِسْمِ اللّٰهِ کہہ کر وضو کرو (تفصیل آگے آ رہی ہے۔ عزیز)

اب سوال یہ ہے کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھے یا صرف بِسْمِ اللّٰهِ پر ہی اکتفا کرے۔

امام نوویؒ اپنی کتاب ''اذکار'' بَابُ مَا يَقُوْلُ عَلٰى وُضُوْئِهٖ کے تحت ارقام فرماتے ہیں کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُسْتَحَبُّ أَنْ يَّقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَإِنْ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ كَفٰى (اذکار ص ۱۴)

یہاں امام نووی کا دعویٰ استحباب محل نظر ہے۔

(۱) چنانچہ ابن کثیر میں ہے کہ لیٹرین میں داخل ہوتے وقت، وضو کے شروع میں، ذبیحہ کے وقت، اکل وشرب کے وقت صرف بسم اللہ ہی پڑھنا چاہیے۔ اس کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے کہ

(۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ بعض صحابہ نے وضو کے لیے پانی مانگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کے پاس پانی ہے؟ پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ پانی میں رکھا اور فرمایا: "تَوَضَّؤُا بِسْمِ اللّٰهِ" (الحدیث)

(۳) ابن السنی نے عَمَلُ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ میں التَّسْمِيَة عَلَى الْوُضُوْءِ پر دو باب قائم کیے ہیں۔

(ا) بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلَى الْوُضُوْءِ اور اس کے ذیل میں حدیث ذکر کرتے ہیں کہ: "قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ"

(ب) بَابُ كَيْفِيَّةِ التَّسْمِيَةِ عَلَى الْوُضُوْءِ اور ذیل میں حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ذکر کی ہے کہ: ''تَوَضَّوْءُا بِسْمِ اللّٰهِ''
یعنی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو نبی مکرم ﷺ نے حکما فرمایا کہ بسم اللہ کہ کر وضو کرو۔ پہلے باب میں توضیح وتصریح ہے کہ بسم اللہ کہنے کے بغیر وضونہیں ہے اور دوسرے باب میں صرف بسم اللہ کی تخصیص کا تذکرہ ہے!

(۴) عون المعبود میں ہے: وَفِیْ الْمَوَاضِعِ الَّتِیْ ثَبَتَ فِیْهَا الاِقْتِصَارُ عَلٰی لَفْظِ بِسْمِ اللّٰهِ مِنْ غَیْرِ زِیَادَةٍ عَلَیْهِ فَالْمَسْنُوْنُ فِیْ تِلْكَ الْمَوَاضِعِ الْقَصْرُ بِفِعْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (ج۱ص۴۱۰)

جن مقامات میں نبی مکرم ﷺ نے صرف بسم اللہ، کہنی ثابت ہے ان مقامات پر مسنون طریقہ یہی ہے کہ نبی مکرم ﷺ کے فعل پر ہی اکتفا کرے اوران پر اپنی طرف سے کوئی لفظ زیادہ نہ کرے۔

(۵) علامہ نواب صدیق حسن خان فتح البیان میں ارقام فرماتے ہیں کہ:

''وَقَدْ شَرعَتِ التَّسْمِیَةُ فِیْ مَوَاطِنَ كَثِیْرَةٌ قَدْ بَیَّنَهَا الشَّارِعُ مِنْهَا،عِنْدَ الْوُضُوْءِ وَعِنْدَ الذَّبِیْحَةِ،وعِنْدَ الاَكْلِ وَعِنْدَ الْجِمَاعِ وَغیرِ ذٰلِكَ'' (فتح البیان ص ۹۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"یعنی بہت سے مواضع ہیں جن میں صرف بسم اللہ ہی کہنا مشروع ومسنون ہے مثلاً وضوء، ذبیحہ، کھانا، جماع وغیرہ۔

اور بعض روایات میں بسم اللہ کے ساتھ الحمد للہ کہنا بھی ثابت ہے جیسا کہ حضرت علی بن ثابت عن محمد بن سیرین عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ مذکور ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "یَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ" (طبرانی اوسط، عون المعبود ص ۳۷ جلد اول)

اور علامہ ہیثمیؒ نے مجمع الزوائد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ فَإِنَّ حِفْظَتَكَ لَا تَبْرَحُ تَكْتُبُ لَكَ الْحسناتُ حتّٰى تُحْدِثَ مِنْ ذٰلِكَ الْوُضُوْءِ" (رواه الطبراني في الصَّغِيرِ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ، مجمع الزوائد للهيثمي ج ۱، ۸۹)

"اے ابو ہریرہ تو جب وضو کرے تو بسم اللہ اور الحمد للہ کہہ کر وضو کر بلاشبہ تیرے فرشتے تیرے لیے ہمیشہ نیکیاں لکھتے رہیں گے جب تک تیرا وضو قائم رہے گا۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ بحث یہ ہے کہ وضو کے شروع میں صرف بسم اللہ کہنی چاہیے اگر بسم اللہ کے ساتھ الحمد للہ بھی پڑھ لے تو صحیح اور درست ہے۔

۵۔ دائیں جانب

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ:

"كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِيْ تَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَطُهُوْرِهِ وَفِيْ شَأْنِهِ كُلِّهِ"

"نبی کریم ﷺ حسب استطاعت اپنے تمام کاموں کی ابتداء دائیں جانب سے کرتے تھے وضو کرتے وقت، کنگھی کرتے وقت، جوتا پہنے وقت" (صحیح بخاری: بَابُ التَّيَمُّنِ فِي الْوُضُوْءِ وَالْغُسْلِ ج ا ص ۲۹، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

اور صحیح مسلم میں ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتی ہیں کہ:

"كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِيْ طُهُوْرِهِ إِذَا تَطَهَّرَ وَفِيْ تَرَجُّلِهِ إِذَا تَرَجَّلَ وَفِيْ انْتِعَالِهِ إِذَا انْتَعَلَ" (صحیح مسلم: بَابُ التَّيَمُّنِ فِي الطُّهُوْرِ وَغَيْرِهٖ ج ا ص ۱۳۲ مطبوعہ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہی الفاظ کے ساتھ یہ حدیث ابن ماجہ ص ۳۲ بَابُ التَّیَمُّنُ فِیْ الْوُضُوْءِ کے ذیل میں مرقوم ہے۔

۶۔ ہاتھوں کا دھونا

تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلَى كَفَّيْهِ ثَلاثَ مِرَارٍ فَغَسَلَهُمَا (صحیح بخاری: بَابُ الْوُضُوْءِ ثَلاَثًا ثَلاَثًا ج ۱ص ۲۷)

آپ (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) نے وضو کیا پہلے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا پھر ان دونوں کو دھویا۔

ہاتھ دھوتے وقت انگلیوں کا خلال کرنا ضروری ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے ظاہر ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ أَصَابِعَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ'' (ترمذی: باب فی تخلیل الاصابع ج ۱ص ۷)

جب وضو کرو تو اپنے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرو۔

مشکوۃ المصابیح ج ۱ص ۴۶ اور ابن ماجہ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو فرمایا:

''إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَاسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَاجْعَلِ الْمَاءَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَیْنَ اَصَابِعِ رِجْلَیْکَ وَیَدَیْکَ"

(بَابُ تَخْلِیْلِ الْاَصَابِعِ ص ۳۵)

جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو اچھی طرح وضو کر اور اپنے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں میں پانی ڈال۔

۷۔ کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ: "رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ کَفٍّ وَّاحِدٍ فَفَعَلَ ذٰلِکَ ثَلاَ ثًا" (ابن ماجہ، بَابُ الْمَضْمَضَۃِ وَالاسْتِنْشَاقِ مِنْ کَفٍّ وَّاحِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ یَزِیْدَ الاَنْصَارِیِّ ص ۳۳، ترمذی ،بَابُ الْمَضْمَضَۃِ وَاسْتِنْشَاقِ مِنْ کَفٍّ وَّاحِدٍ ص ۶، ج ۱)

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے ایک ہی چلو سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا (صحیح مسلم :بَابُ آخِرِ فِیْ صِفَۃِ الْوُضُوْءِ ج ۱، ص ۱۲۳)

یہ بھی یاد رہے کہ جس ہاتھ سے کلی کے لیے منہ میں پانی ڈالے اسی ہاتھ سے ہی ناک میں پانی ڈالے، جیسا کہ امام نسائی نے حضرت حمران کے واسطہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے وضو کی کیفیت بیان کی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ :"ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْوُضُوءِ فَتَمَضْمَضَ واسْتَنْشَقَ" (نسائی: بَابُ أَيِّ الْيَدَيْنِ يَتَمَضْمَضُ ج۱ص۲۶)

"پھر آپ (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) نے اپنے دائیں ہاتھ کو پانی میں ڈالا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔"

ناک میں پانی ڈالنے کے بعد اسے سنکنا چاہیے جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ظاہر ہے کہ رحمت کائنات ﷺ نے فرمایا:"إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ مَاءً ثُمَّ لِيَنْثُرْ (صحیح مسلم:بَابُ الايتار وَالاِسْتِنْثَارِ ج۱ص ۱۲۳ ، صحیح بخاری، بَابُ الاِسْتِجْمَارِ وِتْرًا ج۱ص ۲۸ ، ابوداود،بَابٌ فِي الاِسْتِنْثَارِ ج۱ص ۱۹)

جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے تو وہ اپنے ناک میں پانی ڈالے پھر چھنکے۔

اس کے علاوہ تین چلوؤں سے کلی کرنا اور تین چلوؤں سے ناک میں پانی ڈالنا بھی شارع علیہ السلام سے ثابت ہے حضرت ابو حیہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا خوب مل کر ہاتھ دھونے کے بعد "مَضْمَضَ ثَلاثًا واسْتَنْشَقَ ثلاثًا"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر تین کلیاں کیں اور تین بار ناک میں پانی ڈالا (ترمذی، بَابُ فِيْ وُضُوْءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ ج١، ص٨)

٨۔ چہرے کا دھونا اور ڈاڑھی کا خلال

"ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاثًا" (بخاری: بَابُ الْوُضُوْءِ ثَلاثًا ثَلاثًا ج١، ص ٢٧، مسلم ج١، ص١١٩) "پھر اپنے چہرے کو تین بار دھویا۔"

چہرہ دھوتے وقت ڈاڑھی کا خلال کرنا ضروری ہے جیسا کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی روایت سے عیاں ہے کہ: "رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ" (ابن ماجہ: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَخْلِيْلِ اللِّحْيَةِ ص٣٤، ترمذی ج١، ص٦)

میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ اپنی ڈاڑھی کا خلال کرتے تھے۔

اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ:

"أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ أَخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَأَدْخَلَهُ تَحْتَ حَنَكِهِ تَخَلَّلَ بِهِ لِحْيَتَهُ وَقَالَ هٰكَذَا أَمَرَنِيْ رَبِّيْ" (ابوداود، بَابُ تَخْلِيْلِ اللِّحْيَةِ ج١، ص١٩)

"رسول اللہ ﷺ جب وضو کرتے تو ایک چلو پانی لے کر اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹھوڑی کے نیچے لے جاتے اور اپنی ڈاڑھی کا خلال کرتے اور فرماتے کہ مجھ کو میرے پروردگار نے اسی طرح ہی حکم دیا ہے۔

۹۔ ہاتھوں کا کہنیوں سمیت دھونا

"فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ" پھر داہنے ہاتھ کو کہنی سمیت تین بار دھویا پھر بایاں ہاتھ بھی کہنی سمیت تین بار دھویا (ابو داود، بَابُ فِيْ صِفَةِ وُضُوْءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ج۱،ص۱۴)

۱۰۔ سر کا مسح

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ امام کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے مسح سر کی کیفیت بیان فرماتے ہیں کہ:

"فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَءَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ بَدَءَ مِنْهُ" (صحیح بخاری، باب مسح الرأس کلہ ج۱،ص۳۱، صحیح مسلم بَابُ آخِرِ فِيْ صِفَةِ الْوُضُوْءِ ج۱،ص۱۲۳، نسائی، بَابُ فِيْ صِفَةِ مَسْحِ الرَّأْسِ ج۱،ص۲۸)

"پھر دونوں ہاتھوں سے سر پر مسح کیا دونوں ہاتھوں کو آگے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے پیچھے کو لے گئے پھر پیچھے سے آگے کو لے آئے یعنی مسح کو سر کے سامنے سے شروع کیا اور اپنے ہاتھوں کو گدی تک لے گئے پھر جہاں سے شروع کیا تھا وہاں تک اپنے دونوں کو لوٹا لائے اور یہ بھی یاد رہے کہ سر کے مسح کے لیے نیا پانی لے اور اپنے ہاتھوں کے بچے ہوئے پانی سے مسح نہ کرے جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت سے ظاہر کہ میں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا وَاَنَّهُ مَسَحَ رَاْسَهُ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ (ترمذی:بَابُ مَا جَاءَ اَنَّهُ يَاْخُذُ لِرَاسِهِ مَاءً ا جَدِيْدًا ج۱،ص۷) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھوں کے بچے ہوئے پانی کے ماسوا نیا پانی لے کر سر کا مسح کیا۔

وضو کے باقی اعضاء اگر تین بار بھی دھوئے جائیں تو صحیح ہے لیکن سر کا مسح صرف ایک بار ہی کیا جیسا کہ حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہم کی روایت سے ظاہر کہ انہوں نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا:

"قَالَتْ مَسَحَ رَاْسَهُ وَمَسَحَ مَا اَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا اَدْبَرَ وَصُدْغَيْهِ وَاُذُنَيْهِ مَرَّةً وَّاحِدَةً ......وَقَالَ اَبُوْ عِيْسٰى

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَدِيْثُ الرَّبِيْعُ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ" (ترمذی ،بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ مَسْحَ الرَّأْسِ مَرَّةً وَّاحِدَةً ج۱ص۷،ابو داود،بَابُ صِفَةِ وُضُوْءِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ ج۱ص۱۷)

''حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ سر کے آگے بھی ، پیچھے بھی ،دونوں کنپٹی اور کانوں کا ایک ہی بار مسح کیا......''

اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روات میں کانوں کے مسح کی تفصیل اس طرح ہے کہ:

''أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَأُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا" (ترمذی،بَابُ الاُذُنَيْنِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا ج۱ص۷)

''رسول اللہ ﷺ نے اپنے سر کا ،کانوں کے اوپر کا ، کانوں کے اندر کا مسح کیا''

لیکن گردن کے مسح کا ذکر کسی صحیح حدیث میں نہیں بعض احباب نے حضرت طلحہ بن مصرف عن ابیہ عن جدہ کی روایت:

''رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَأْسَهُ مَرَّةً وَّاحِدَةً حَتّٰی بَلَغَ الْقَذَالَ وَهُوَ أَوَّلُ الْقَفَا وَقَالَ مُسَدَّدٌ مَسَحَ رَأْسَهُ مِنْ مَقْدَمِهِ إِلٰی مُؤَخَّرِهِ حَتّٰی أَخْرَجَ مِنْ تَحْتِ أُذُنَيْهِ" (الحدیث) ابو داود، بَابُ صِفَةِ الْوُضُوْءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ج۱ص ۷) سے گردن کے مسح کا استدلال کیا ہے جو چند وجوہ کی بنا پر صحیح نہیں۔

اولاً: مسدد کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث امام یحییٰ سے بیان کی تو انہوں نے اسکو منکر کہا۔

ثانیا: امام ابو داود فرماتے ہیں کہ:"سَمِعْتُ أَحْمَدَ يَقُوْلُ أَنَّ ابْنَ عُيَيْنَةَ زَعَمُوْا أَنَّهُ كَانَ يُنْكِرُهُ" (میں نے امام احمد سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ابن عیینہ نے اس حدیث کو منکر کہا ہے)

ثالثاً: طلحہ بن مصرف کا دادا مجہول الحال ہے۔

رابعاً: ابن القطان ،عبدالحق ،ابن ابی حاتم اور امام زرعہ نے اس سند کو نا قابل اعتبار بیان کیا ہے۔

خامساً: امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ مسح گردن کے باب میں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی صحیح حدیث وارد نہیں۔

سادساً: علامہ وحید الزمان فرماتے ہیں کہ جو بھی حدیث مسح گردن کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب میں وارد ہے وہ سخت ضعیف بلکہ موضوع کے قریب تر ہے۔(ابوداود مترجم نعمانی کتب خانہ، لاہور ص ۸۷ جلد اول)

۱۱۔ پاؤں کا دھونا

ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ (صحیح مسلم: بَابُ صِفَةِ الْوُضُوْءِ وَكَمَالِهِ ج ۱، ص ۱۲۰)

پھر اپنے داہنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت تین بار دھویا پھر بائیں پاؤں کو اسی طرح تین بار دھویا اور نسائی، باب صفۃ الوضوء ج ۱، ص ۲۸ میں ہے ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلاَ ثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى كَذَالِكَ اور ابن ماجہ میں باب ما جاء فی غسل القدمین ص ۳۵ میں ہے کہ فغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلاَ ثًا ثَلاَ ثًا

حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"إِذَا تَوَضَّأْتَ فَأَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ"

(نسائی: بَابُ الْأَمْرِ بِتَخْلِيْلِ الْأَصَابِعِ، ص ۳۰ جلد اول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جب تو وضو کرے تو وضو پورا کر اور اپنی انگلیوں کے درمیان خلال کر۔"

علامہ عبد العظیم منذری نے طبرانی کے حوالہ سے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ امام اعظم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ لَمْ يُخَلِّلْ أَصَابِعَهُ بِالْمَاءِ خَلَّلَهَا اللّٰهُ بِالنَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" (ترغیب وترہیب مترجم اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ تَخْلِيْلِ الاَصَابِعِ ج ۱، ص ۲۰۸)

جو شخص پانی کے ساتھ اپنی انگلیوں کا خلال نہیں کرتا اللہ تعالی قیامت کے دن آگ کے ساتھ ان میں خلال کرے گا۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں ہم سے پیچھے رہ گئے اور ہم سے اس وقت آ ملے جب کہ عصر کا وقت تنگ ہو چکا تھا۔

"فجعلنا نتوضأ ونمسح على أرجلنا فنادى بأعلى صوته وَيْلٌ لِّلأَعْقَاب مِنَ النَّار" (صحیح بخاری، بَابُ غُسْلِ الرِّجْلَيْنِ وَلَا يَمْسَحُ عَلَى الْقَدَمَيْنِ ج ۱، ص ۲۸، صحیح مسلم، بَابُ وُجُوْبِ غُسْلِ الرِّجْلَيْنِ بِكَمَالِهِمَا ج ۱، ص ۱۲۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم جلدی کے مارے اپنے پاؤں پر مسح کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے بلند آواز سے پکارا دوزخ کی آگ سے ایڑیوں کو خرابی ہوگی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس ان کے بھائی حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے جس دن حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے وضو کیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ أَسْبِغِ الْوُضُوءَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ'' (صحیح مسلم ج ۱، ص ۱۲۷)

اے عبدالرحمٰن وضو پورا کر میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے ایڑیوں کو دوزخ کی آگ سے خرابی ہوگی۔

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کو لوٹے راستہ میں ایک جگہ پانی ملا۔ عصر کی نماز کا وقت تنگ ہو چکا تھا لوگوں نے جلدی جلدی وضو کیا ہم ان کے پاس پہنچے وَأَعْقَابُهُمْ تَلُوْحُ لَمْ يَمَسَّهَا الْمَاءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ اَسْبِغُوْا الْوُضُوْءَ تو ان کی ایڑیاں خشک معلوم ہوتی تھیں ان پر پانی نہیں لگا تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تب آپ ﷺ نے فرمایا ایڑیوں کو آگ سے خرابی ہے وضو پورا کرو (صحیح مسلم، بَابُ وُجُوبِ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ بِكَمَالِهِمَا ص ۱۲۵ ج ۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ: ''أَنَّ رَجُلاً تَوَضَّأَ فَتَرَکَ مَوْضِعَ ظُفُرٍ عَلَى قَدَمِهِ فَأَبْصَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَأَحْسِنْ وُضُوْئَکَ فَرَجَعَ ثُمَّ صَلّٰى (صحیح مسلم، بَابُ وُجُوْبِ اِسْتِيْعَابِ جَمِيْعِ اَجْزَاءِ مَحَلِّ الطَّهَارَةِ ج ۱، ص ۱۲۵)

ایک آدمی نے وضو کیا اور ناخن کے برابر اپنے پاؤں کو سوکھا چھوڑ دیا رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو فرمایا واپس جا اور اچھی طرح وضو کر کے آ وہ لوٹ گیا (وضو مکمل کیا) پھر آ کر نماز پڑھی۔

ان احادیث نبویہ کی تبویب ومتون سے پاؤں کو اچھی طرح دھونے کا وجوب ثابت ہوتا ہے اب جو لوگ پاؤں کے مسح کو ہی کافی سمجھتے ہیں انہیں ان احادیث پر غور کرنا چاہیے۔ بلکہ امام نووی ارقام فرماتے ہیں کہ: وَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ دَلِيْلٌ عَلَى أَنَّ مَنْ تَرَکَ شَيْئًا مِنْ أَعْضَاءِ طَهَارَتِهِ جَاهِلاً لَمْ تَصِحَّ طَهَارَتُهُ اَيْضًا.

اس حدیث میں یہ دلیل ہے کہ اگر وضو میں ایک ذرہ مقام بھی ''جس کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دھونا واجب ہے'' خشک چھوڑ دے تو اس کا وضو درست نہ ہوگا۔ اسی طرح امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نے سنن نسائی، بَابُ اِيْجَابِ غُسْلِ الرِّجْلَيْنِ ج ۱ ص ۳۰ پر حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت ذکر کی ہے کہ۔ رَأَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمٌ يَتَوَضُّؤْنَ فَرَأَى أَعْقَابَهُمْ تَلُوْحُ فَقَالَ وَيْلٌ لِّلأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ (مطلب وہی جو گزر چکا ہے عزیز الہ آبادی)

۱۲۔ وضو کے بعد ستر پر پانی چھڑکنا

حضرت حکیم بن سفیان ثقفی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا: تَوَضَّأَ ثُمَّ أَخَذَ كَفًا مِنْ مَاءٍ فَنَضَحَ بِهِ فَرْجَهُ (ابن ماجہ، بَابُ مَا جَاءَ فِيْ النُّضْحِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ ص ۳۶، ابو داود، بَابُ فِيْ الاِنْتِضَاحِ ج ۱ ص ۲۲) آپ نے وضو کیا اور ایک چلو پانی لے کر ستر پر چھڑکا۔

حضرت اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:''عَلَّمَنِیْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْوُضُوْءَ وَأَمَرَنِیْ أَنْ أَنْضَحَ تَحْتَ ثَوْبِی لِمَا يَخْرُجُ مِنَ الْبَوْلِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَعْدَ الْوُضُوْءِ"

مجھے جبریل امین علیہ السلام نے وضو کی تعلیم دی اور حکم دیا ہے میں اپنے کپڑے کے نیچے پانی چھڑکوں، احتمال ہے کہ وضو کے بعد کوئی قطرہ پیشاب کا آگیا ہو (حوالہ مذکور)

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو حکماً فرمایا کہ: "إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَضِحْ" (ایضا) "جب تو وضو کرے اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑک"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جَاءَنِيْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَضِحْ (ترمذی، باب فی النضح بعد الوضوء ص ۹ ج ۱)

میرے پاس جبریل امین علیہ السلام آئے اور کہا اے محمد ﷺ جب بھی آپ وضو کریں اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑک لیں۔

۱۳۔ وضوء کے اعضاء کو کپڑے سے صاف کرنا

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ: "أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَقَلَّبَ جُبَّةَ صُوْفٍ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَانَتْ عَلَيْهِ فَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ"(ابن ماجہ ،بَابُ الْمِنْدِيْلِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ وَالْغُسْلِ ص ٣٦) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اپنے اون کے کرتے کو الٹا کر کے اپنا منہ پونچھ لیا۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ:" رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ بِطَرْفِ ثَوْبِهِ" (ترمذی،بَابُ الْمِنْدِيْلِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ ج١،ص٩)

میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب وضو کرتے تو اپنے کپڑے کے کنارے سے اپنا منہ پونچھ لیتے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتی ہیں کہ

"كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِرْقَةٌ يُنَشِّفُ بِهَا بَعْدَ الْوُضُوْءِ" (ایضا)

رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک کپڑا تھا وضو کے بعد اس سے اپنا بدن پونچھتے تھے۔ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ رواۃ کا ضعف بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:"وَلَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْبَابِ شَيْءٌ"

بعد ازاں ارقام فرماتے ہیں کہ:"وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ فِيْ الْمِنْدِيْلِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ" (ترمذی ج۱ص۹) یعنی بعض اہل علم صحابہ اور تابعین نے وضو کے بعد رومال سے وضو کے اعضا پونچھنے کی اجازت دی ہے۔تو اس سے مطلق امتناع ثابت نہیں ہوتا بلکہ استحباب کا پہلو نمایاں ہے واللہ اعلم بالصواب (عزیز الہ آبادی)

۱۴۔ وضو کی دعائیں

استاذی المکرّم مولانا عطاء اللہ حنیف رحمۃ اللہ علیہ نے ''پیارے رسول کی پیاری دعائیں'' پاکٹ سائز کے ص ۱۲ پر کتاب الاذکار ص ۱۵ کے حوالہ سے اثناء وضو میں مندرجہ دعا کا ذکر کیا ہے۔

"اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ "'' اے اللہ میرے گناہ بخش دے۔ میرے لیے میرا گھر فراخ کر دے، اور میرے رزق میں برکت عطا فرما۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص بطریق احسن وضو کرکے تین مرتبہ یہ دعا پڑھے" أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے جس دروازے سے وہ چاہے، داخل ہو جائے (ابن ماجہ ص ۳۶)

ابو داود میں ہے کہ امام کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور وضو مکمل کرنے کے بعد یہ پڑھے: " أَشْهَدُ أَنْ لاَ اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لاَ شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے جس دروازے سے وہ چاہے داخل ہو جائے۔

اس حدیث میں تین مرتبہ دعا پڑھنے کا ذکر نہیں (ابو داود، بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا تَوَضَّأَ ج ۱، ص ۲۳، نسائی، بَابُ الْقَوْلِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْوُضُوْءِ ج ۱، ص ۳۵)

اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے ثم رفع نظرہ إلى السماء (ابو داود، باب مذکور ص ۲۳، ج ۱) اور ترغیب وترہیب علامہ منذری میں ہے: ثُمَّ يَرْفَعُ طَرْفَهٗ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ يَقُوْلُ أَشْهَدُ أَنْ لاَ اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ إِلٰى قَوْلِهٖ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ (ترغیب وترہیب منذری ج ۱، ص ۲۱۲) اپنی نظر کو آسمان کی طرف اٹھا کر دعا پڑھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور امام ترمذی نے بواسطہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی مکرم ﷺ کا ارشاد گرامی نقل کیا ہے کہ جو شخص بطریق احسن وضو کر کے یہ دعا پڑھے،" أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ إِلٰى قَوْلِهِ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے جس دروازے سے وہ چاہے وہ داخل ہو جائے (ترمذی،باب ما یقال بعدالوضوء ج۱،ص۹)

اور علامہ منذریؒ نے طبرانی اوسط عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے سورہ کہف پڑھی اس کے لیے اس مقام سے لے کر مکہ تک نور ہوگا اور جس نے سورہ کہف کی دس آیات پڑھیں پھر دجال نے خروج کیا تو اس کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکے گا اور جو شخص اچھی طرح وضو کر کے پھر یہ دعا پڑھے: سُبْحَانَکَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوْبُ إِلَیْکَ (ترغیب ج۱،ص۲۱۲)

اس کو کاغذ پر تحریر کرنے کے بعد مختوم کر کے رکھا جائے گا اور وہ مہر قیامت تک نہیں ٹوٹے گی۔ (طبرانی ورواتہ صحیح)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب علی الترتیب ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

اے اللہ کریم تو مجھے توبہ کرنے والوں میں سے اور پاک ہونے والوں میں سے کر۔

اے اللہ تو ہر عیب سے پاک ہے میرے مالک تیرا شکر ہے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔

۱۵۔ وضو کو توڑنے والی چیزوں کا بیان

(۱) **نیند**: اگر وضو کے بعد نماز کی انتظار میں بغیر کسی سہارا لینے کے بیٹھے بیٹھے سو جائے تو وضو ساقط نہیں ہوتا جیسا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت سے ظاہر ہے کہ:

''كَانَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ حَتّٰى تَخْفِقَ رُؤُوْسُهُمْ ثُمَّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُصَلُّوْنَ وَلاَ يَتَوَضَّؤُنَ" (ابوداود، باب فی الوضوء من النوم ج ۱، ص ۲۶)

رسول اللہ ﷺ کے اصحاب (رضوان اللہ علیہم) عشاء کی نماز کا انتظار کرتے تھے اور ان کے سر (نیند کی وجہ سے) جھک جاتے پھر وہ وضو کئے بغیر ہی نماز پڑھ لیتے تھے۔

امام ابو داود فرماتے ہیں کہ حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ نے بواسطہ حضرت قتادہ یہ ایزاد کیا ہے کہ:

"كُنَّا نَخْفِقُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ" "کہ ہمارے سر نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں نیند کی وجہ سے جھک جاتے تھے۔" اور ترمذی میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت کے الفاظ اس طرح مرقوم ہیں:

"أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُوْنَ ثُمَّ يَقُوْمُوْنَ فَيُصَلُّوْنَ وَلاَ يَتَوَضَّؤُوْنَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ (ترمذی، باب الوضوء من النوم ج ۱، ص ۱۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کے اصحاب (رضی اللہ عنہم) بیٹھے بیٹھے سوجاتے پھر بغیر وضو کے اٹھ کر نماز پڑھنے لگتے، امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعد ازاں ارقام فرماتے ہیں کہ

اِخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِیْ الْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْمِ فَرَیٰ أَکْثَرُهُمْ أنه لاَ یَجِبُ عَلَیْهِ الْوُضُوْءَ إِذَا نَامَ قَاعِدًا حَتّٰی یَنَامَ مُضْطَجِعًا "یعنی نیند کی حالت میں وضو ساقط ہونے سے متعلق علماء کا اختلاف ہے۔"

اکثر کا مسلک یہی ہے کہ اگر قیام وقعود کی حالت میں سو جائے تو وضو نہیں ٹوٹتا جب تک لیٹ کر نہ سو جائے۔ امام ثوری، امام عبد اللہ بن مبارک اور امام احمد کا یہی قول ہے

وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا نَامَ حَتّٰی غَلَبَ عَلَی عَقْلِهِ وَجَبَ عَلَیْهِ الْوُضُوْءَ

اور بعض نے کہا کہ اگر اس کی عقل پر نیند غالب آجائے تو وضو ضروری ہے یہ امام اسحاق کا قول ہے۔

لیکن امام شافعی فرماتے ہیں کہ: مَنْ نَامَ قَاعِدًا فَرَیٰ رُؤیًا أَوْ زَالَتْ مَقْعَدَتُهُ لِوَسْنِ النَّوْمِ فَعَلَیْهِ الْوُضُوْءُ (ایضا) جو بیٹھے بیٹھے سو جائے اور اس کو خواب آجائے یا نیند کے غلبہ سے اپنی جگہ سے ہٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے تو اس پر وضو واجب ہے۔(ملخص از ترمذی، باب الوضوء من النوم ص۱۲، ج۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ:

" أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم نَامَ وَهُوَ سَاجِدٌ حَتّٰى غَاطَ أَوْ نَفَخَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى أَنَّكَ قَدْ نِمْتَ قَالَ أَنَّ الْوُضُوْءَ لَا يَجِبُ إِلَّا عَلٰى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا فَإِنَّهُ إِذَا اضْطَجَعَ اِسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهٗ"

حوالہ مذکور (مشکوٰۃ، باب ما یوجب الوضوء ص ۴۱، ج ۱)

انہوں نے نبی کریم ﷺ کو سجدہ کی حالت میں سوتے دیکھا یہاں تک کہ آپ ﷺ خراٹے لینے لگے پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو میں (ابن عباس) نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ تو سو گئے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو لیٹ کر سو جائے اس پر وضو ہے کیونکہ لیٹ کر سونے سے اس کے جوڑ ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ امام کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا :"اَلْعَيْنُ وِكَاءُ السَّهِ فَمَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ" (ابن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماجہ، باب الوضوء من النوم ص ۳۷) ''آنکھ دبر کا بندھن ہے جو سو جائے وہ وضو کرے۔''

دراصل گہری نیند وضو کے لیے ناقض ہے چونکہ لیٹ کر سونے، یا ٹیک لگا کر سونے، سے غالب گمان ہے کہ ایسی حالت میں احساس وشعور بھی نہیں رہتا اس لیے وضو ساقط ہو جاتا ہے۔(ارواء الغلیل ج ۱ ص ۱۴۹)

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عائشہ صدیقی رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ذکر کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: إذَا نَعِسَ الرَّجُلُ وَهُوَ يُصَلِّىْ فَلْيَنْصَرِفْ لَعَلَّهٗ يَدْعُوْ عَلٰى نَفْسِهٖ وَهُوَ لاَ يَدْرِىْ (نسائی، باب النعاس، ص ۳۷ ج ۱)

جو شخص نماز پڑھنے میں اونگھنے لگے وہ نماز چھوڑ دے اور سو جائے کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ بے شعوری میں اپنے ہی اوپر بددعا کرنے لگے اور صحیح بخاری میں اس کی مزید وضاحت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''إذَا نَعِسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّىْ فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لاَ يَدْرِىْ لَعَلَّهٗ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهٗ (صحیح

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخاری باب الوضوء من النوم ص ۳۴، ج ۱)

جب تم سے کوئی شخص نماز پڑھنے میں اونگھنے لگے تو وہ سو جائے یہاں تک کہ اس پر سے نیند کا غلبہ چلا جائے کیونکہ اونگھنے میں کوئی شخص اگر نماز پڑھے تو اس کو معلوم نہیں کہ وہ بخشش مانگتا ہے یا اپنے آپ کو برا کہتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "إِذَا نَعِسَ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَنَمْ حَتّٰى يَعْلَمَ مَا يَقْرَءُ (صحیح بخاری، باب الوضوء من النوم ص ۳۴، ج ۱)

جب نماز میں کوئی شخص اونگھنے لگے تو اس کو چاہیے کہ وہ سو جائے یہاں تک کہ جو پڑھے وہ سمجھنے لگے۔

۱۶۔ ہوا

ہوا کے خارج ہونے سے بھی وضوٹوٹ جاتا ہے جب کہ انسان کو اس کے خروج کا مکمل طور پر یقین ہو جائے صرف شک وشبہ اور وہم کی بنا پر نماز کو چھوڑ دینا درست نہیں جیسا کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت سے ظاہر ہے کہ شَكٰى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ اَلرَّجُلَ يَجِدُ الشَّئَ فِيْ الصَّلٰوةِ قَالَ لاَ يَنْصَرِفُ حَتّٰى يَجِدَ رِيْحًا أَوْ يَسْمَعَ صَوْتًا" (ابن ماجہ لاضوء الامن حدث ص ۳۹، نسائی ج ا ص ۳۷)

رسول اللہ ﷺ کے پاس شکایت ہوئی کہ آدمی کو نماز میں ہوا خارج ہونے کا وہم پیدا ہو جائے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ نماز چھوڑ کر نہ نکلے جب تک اس کی ہوا خارج ہونے کی بو نہ آئے یا اس کی آواز نہ سنے۔(نسائی،بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الرِّيْحِ ج ا ص ۳۷، ابوداود،بَابٌ إِذَا شَكَّ فِيْ الْحَدْثِ ج ا ص ۲۳،صحیح بخاری،بَابُ لاَ يَتَوَضَّأُ مِنَ الشَّكِّ حَتّٰى يَسْتَقِيْنَ ج ا ص ۲۵ اور صحیح مسلم میں ہے کہ:" شَكٰى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَجِدُ الشَّئَ فِيْ الصَّلٰوةِ قَالَ لاَ يَنْصَرِفُ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْيَجِدَ رِيْحًا (صحیح مسلم ،بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ مَنْ تَيَقَّنَ الطَّهَارَةَ ص ۱۵۸، ج ا)

اور حضرت ابو ہریرہ کی روایت میں ہے کہ:" إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِيْ بَطْنِهِ شَئٌ فَأَشْكَلَ عَلَيْهِ أَخَرَجَ مِنْهُ شَئٌ أَمْ لاَ فَلاَ يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيْحًا (حوالہ مذکور)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب تم میں سے کوئی شخص اپنے پیٹ میں خلش محسوس کرے پھر اس کو شک ہو کہ پیٹ سے کوئی چیز نکلی ہے یا نہیں تو وہ مسجد سے نہ نکلے جب تک وہ اس کی آواز نہ سنے یا بو نہ سونگھے، یعنی ہوا خارج ہونے کی بو نہ آ جائے۔

اور بزاز میں اس کی تفصیل اس طرح مرقوم ہے: يَأْتِيْ اَحَدُكُمُ الشَّيْطَانُ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَيَنْفُخُ فِيْ مَقْعَدَتِهٖ فَيُخَيَّلُ عَلَيْهِ أَنَّهٗ حَدَثَ وَلَمْ يُحْدِثُ فَإِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ فَلَا يَنْصَرِفُ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْيَجِدَ رِيْحًا (بحوالہ بلوغ المرام، باب نواقض الوضوء)

نماز میں تم میں سے کسی کے پاس شیطان آتا ہے اور اس کے بیٹھنے کی جگہ (دبر) میں پھونکتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ شاید وہ بے وضو ہو گیا ہے حالانکہ وہ بے وضو نہیں ہوا پس جب کوئی ایسا محسوس کرے تو وہ آواز سننے یا بو پانے تک نہ پھرے یعنی نماز نہ چھوڑے بلکہ پڑھتا رہے۔

اور حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ: إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ (ترمذی، ابو داود بحوالہ مشکوۃ مطبوعہ کراچی ج ۱، ص ۴۰)

اور ابوداود میں اس کی تفصیل اس طرح مرقوم ہے کہ رسول اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ نے ارشاد فرمایا: "إذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُعِدِ الصَّلٰوةَ" (ابوداود، بَابُ فِيمَنْ يُحْدِثُ فِي الصَّلٰوة)

جب تم میں سے کوئی نماز میں پھسکی مارے تو وہ لوٹ جائے اور وضو کرے اور نماز کا اعادہ کرے۔

۱۷۔ بول و براز

حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور اس کے دروازے پر بیٹھ رہا جب وہ اپنے گھر سے نکلے تو مجھ سے دریافت کیا کام ہے؟ میں نے کہا علم کا طالب ہوں تو صفوان نے کہا:

"إنَّ الْمَلائِكَةَ تَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَطْلُبُ قَالَ مِنْ اَىِّ شَيْءٍ تَسْأَلُ؟ قُلْتُ عَنِ الْخُفَّيْنِ، قَالَ كُنَّا إذَا كُنَّا فِي سَفَرٍ أَمَرَنَا أَنْ لَّا نَنْزِعَهُ ثَلاثًا إلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ" (نسائی، بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ ج ۱ ص ۳۷)

"بلاشبہ فرشتے اپنے پروں کو طالب علم کی خوشنودی کے لیے بچھاتے ہیں پھر کہا تو کیا چاہتا ہے؟ میں نے کہا موزوں پر مسح کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ پوچھنا چاہتا ہوں۔تو اس (صفوان) نے کہا جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں ہوتے تھے تو جنابت کے ماسوا موزوں کو تین دن تک نہ اتارنے کا حکم دیتے (یعنی اگر نہانے کی حاجت ہوتو موزوں کو اتار کر غسل کرے لیکن بول وبراز یا سوکر اٹھنے سے موزوں کے اتارنے کا حکم نہ دیتے بلکہ وضو کا حکم دیتے اور موزوں پر مسح کرنے کی اجازت تھی۔"

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب دو راستوں سے کوئی چیز نکلے تو وضو ساقط ہو جاتا ہے (بخاری ج ا ص ۲۹)

۱۸۔ مذی

مذی اس رطوبت کو کہتے ہیں جو عورت کے ساتھ بیٹھنے ،لہو ولعب کرنے اور بوس وکنار کے وقت آدمی کے آلہ تناسل سے خارج ہوتی ہے وہ نجس ہے اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے غسل واجب نہیں ہوتا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میری مذی بہت نکلا کرتی تھی میں غسل کیا کرتا یہاں تک کہ غسل کرتے کرتے میری پیٹھ پھٹ گئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا یا کسی اور نے آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا:

"لَا تَفْعَلْ إِذَا رَأَيْتَ الْمَذِيَّ فَاغْسِلْ ذَكَرَكَ وَتَوَضَّأْ وُضُوْئَكَ لِلصَّلٰوةِ (ابوداود، بَابُ فِي الْمَذِيِّ ج۱ص ۲۷)

"ایسا نہ کر جب مذی نکلے تو اپنے ذکر کو دھو ڈال اور وضو کر جیسا کہ نماز کے لیے کرتا ہے اور جب منی نکلے تو غسل کر۔"

اور نسائی میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کو نبی مکرم ﷺ سے یہ مسئلہ دریافت کرنے کے لیے بھیجا......

"إِذَا دَنَا مِنْ اَهْلِهِ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذِيُّ مَاذَا عَلَيْهِ" "جب آدمی اپنی بیوی کے پاس بیٹھے تو اس کے ساتھ ملاعبت اور بوس وکنار کی وجہ سے مذی نکلے تو اس پر کیا (وضو یا غسل) واجب ہے اور میرے نکاح میں نبی کریم کی صاحبزادی ہے بنا بریں یہ مسئلہ دریافت کرنے سے مجھے حیا آتی ہے تو حضرت مقداد نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ مسئلہ دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهُ وَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوْئَهُ لِلصَّلٰوةِ (نسائی، اَلْوُضُوْءُ مِنَ الْمَذِيِّ ج۱ص ۳۶ ،ابوداود ج۱ص ۲۷)، جب تم میں سے کسی کو ایسا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتو وہ اپنی شرمگاہ کو دھو ڈالے اور وضو کرے جیسا کہ نماز کے لیے وہ وضو کرتا ہے۔

اگر بوس وکنار سے مذی نہ نکلے تو بوس وکنار ناقض وضو نہیں جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے ظاہر ہے کہ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ (ابو داود ص ۲۴، ج ۱) نبی کریم ﷺ نے اپنی کسی بیوی کا بوسہ لیا پھر نماز کے لیے نکلے اور وضو نہیں کیا۔ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ سوا تمہارے اور کون ہو سکتی ہے تو وہ (عائشہ) ہنسنے لگی (ابو داود، اَلْوُضُوْءُ مِنَ الْقُبْلَةِ ص ۲۴، ج ۱)

۱۹۔ مس ذکر

حضرت بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ:

"سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فليتوضأ (ابو داود، بَابُ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ ج ۱، ص ۲۴)

"میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اپنے ذکر کو چھو لے وہ وضو کرے۔"

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام شافعیؒ، امام مالکؒ، اور امام احمدؒ کا یہی قول ہے۔ لیکن یہ حکم استحبابا ہے وجوبا نہیں کیونکہ حضرت قیس بن طلق رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا:

"يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا تَرَى فِيْ مَسِّ الرَّجُلِ ذَكَرَهُ بَعْدَ مَا يَتَوَضَّأُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ هُوَ إِلَّا مُضْغَةٌ مِنْهُ أَوْ بُضْعَةٌ مِّنْهُ" (ابو داود، بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ ج ۱ ص ۲۴)

"اے اللہ کے نبی ﷺ اس شخص کے بارہ میں کیا حکم ہے جو وضو کے بعد اپنے ذکر کو چھوے لے آپ ﷺ نے فرمایا وہ بھی اس کے بدن کا ایک ٹکڑا ہے۔"

امام ابوداودؒ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو ہشام بن حسانؒ، سفیان ثوریؒ، شعبہؒ، ابن عیینہؒ اور جریر رازیؒ نے محمد بن جابرؒ، قیس بن طلقؒ سے روایت کیا ہے۔

محدثین کا اس امر میں اختلاف ہے کہ ذکر کو چھونے سے وضو لازم ہے یا نہیں؟ بعض حضرات نے حضرت بسرہ رضی اللہ عنہا کی روایت کو ترجیح دی ہے اور بعض نے حضرت قیس بن طلق رضی اللہ عنہ کی روایت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قابل عمل قرار دیا ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی اس مسئلہ میں مختلف رہے ہیں۔

حضرت جابر، حضرت ابوہریرہ، حضرت ام حبیبہ، حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت زید بن خالد اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم مس ذکر سے وضو لازم قرار دیتے تھے۔ جب کہ حضرت علی، حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت عمار اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہم عدم وجوب کے قائل تھے۔

۲۰۔ اونٹ کا گوشت

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

"سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الإِبِلِ قَالَ تَوَضَّؤُوْا مِنْهَا وَسُئِلَ عَنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ فَقَالَ لَا تَوَضَّؤُوْا مِنْهَا" (الحدیث) ابوداود باب الوضوء من لحوم الابل ج۱، ص۲۴)

"اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرنے سے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وضو کرو" پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بکری کا گوشت کھا کر وضو کرنے سے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''وضو نہ کرو''

۲۱۔خون

حضرت عمر بن عبد العزیز حضرت تمیم الداری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اَلْوُضُوْءُ مِنْ كُلِّ دَمٍ سَائِلٍ (رواہ الدارقطنی بحوالہ مشکوۃ،باب ما یوجب الوضوء ج۱،ص۴۲،مطبوعہ کراچی) ہر بہنے والے خون سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

اولاً: امام دارقطنی فرماتے ہیں کہ عمر بن عبد العزیزؒ کا حضرت تمیم داری سے نہ سماع ثابت ہے اور نہ ہی اس نے حضرت تمیم داری کو دیکھا ہے۔

ثانیًا: علاوہ ازیں اس حدیث کی سند میں یزید بن محمد اور یزید بن خالد دونوں راوی مجہول ہیں۔

ثالثًا: پیشاب اور پاخانے کے مقامات کے سوا جسم کے کسی حصے سے نکلنے والے خون سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

رابعًا: یہ حدیث،صحیح بخاری اور ابوداود کی روایت کی مخالف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ غزوہ ذات الرقاع میں ہم نبی مکرم ﷺ کے ساتھ تھے ایک شخص نے کسی مشرک کی عورت کو مار ڈالا۔ اس نے قسم کھائی کہ میں باز نہیں آؤں گا جب تک رسول اللہ ﷺ کے کسی صحابی کو قتل نہ کر لوں تو وہ رسول اللہ ﷺ کے نشانات ڈھونڈنے لگا آپ ﷺ ایک منزل میں اترے تو فرمایا ہماری حفاظت کون کرے گا؟ ایک مہاجر اور ایک انصاری مستعد ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا اس گھاٹی کے سرے پر چلے جاؤ یہ دونوں آدمی اس گھاٹی کے سرے پر پہنچے وہاں جا کر مہاجر لیٹ گیا اور انصاری کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا وہ شخص آیا اور اس نے دیکھ کر پہچانا کہ یہ قوم کا محافظ ہے اس نے ایک تیر مارا انصاری نے نکال لیا یہاں تک کہ اس نے تین تیر مارے اس وقت اس نے رکوع کیا سجدہ کیا فراغت کے بعد اپنے ساتھی کو خبردار اور ہشیار کیا جب اس شخص کو معلوم ہو گیا کہ یہ لوگ ہوشیار ہو چکے ہیں تو وہ بھاگ گیا تو مہاجر نے انصاری سے کہا تو نے پہلے تیر میں مجھے ہشیار کیوں نہ کیا؟ تو انصاری نے جواب دیا کہ میں ایک سورۃ پڑھ رہا تھا میرا دل نہیں چاہتا تھا کہ اس سورۃ کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھوڑ دوں۔(ابوداود، بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الدَّمِ ج۱،ص۲۶)

اس حدیث سے اظہر من الشمس ہے کہ قبل ودبر کے ماسوا خون نکلنے سے نہ وضو ساقط ہوتا ہے اور نہ ہی نماز فاسد ہوتی ہے جب آپ ﷺ اس بات کا علم ہوا تو آپ ﷺ نے دعا کی آپ ﷺ نے نہ ہی وضو کرنے کا حکم دیا اور نہ ہی نماز لوٹانے کا حکم دیا۔

خامسًا: علامہ زیلعیؒ، امام دارقطنیؒ اور امام شوکانیؒ نے بیان کیا ہے کہ جن احادیث میں وضو ٹوٹنے کا ذکر ہے وہ سب ضعیف ہیں ان کا کچھ اعتبار نہیں ہے البتہ استحاضہ کے خون نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے حضرت فاطمہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کی تکلیف تھی نبی مکرم ﷺ نے انہیں حکم دیا تھا کہ تجھے ہر نماز کے لے وضو کرنا چاہیے یہ خون پیشاب کی جگہ سے نہیں آتا بلکہ ایک رگ سے آتا ہے۔

اسی طرح قے آنا،اور نکسیر پھوٹنے سے بھی وضو نہیں ٹوٹتا خون بہنے، قے آنے ،اور نکسیر پھوٹنے کے بارے میں جو احادیث ابن ماجہ وغیرہ میں ہیں وہ سب ضعیف ہیں، علامہ شوکانیؒ نے 'نیل الاوطار' اور امام زیلعیؒ نے 'نصب الرایۃ' میں ان احادیث پر تفصیل سے بحث کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے (ملخص از ابوداود مترجم ج۱،ص۱۱۴، مشکوۃ مترجم مکتبہ دار السنۃ لاہور ج۱،ص۱۷۳)

۲۲۔ چادر ٹخنوں کے نیچے لٹکانے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص اپنا ازار لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: "اِذْهَبْ فَتَوَضَّأْ" ...... "جا وضو کر کے آ" وہ گیا اور اس نے وضو کیا پھر آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اِذْهَبْ فَتَوَضَّأْ" ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اس کو یہی حکم کرتے ہیں کہ وضو کر کے آ، آخر آپ کا مطلب کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارَهُ وَأَنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ صَلٰوةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ (ابوداود، بَابُ مَا جَاءَ فِيْ إِسْبَالِ الْإِزَارِ ج۲،ص۵۶۵)

وہ ازار کو لٹکا کر نماز پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز ہی قبول نہیں کرتا جو ازار لٹکا کر پڑھے۔ اس حدیث سے یہ واضح ہے کہ جب دوسری مرتبہ آیا تو ابھی نماز شروع بھی نہیں کی تھی تو آپؐ نے فرمایا جا وضو کر کے آ، اس سے اظہر من الشمس ہے کہ ازار ٹخنوں کے نیچے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

۲۳۔ وضو سے گناہ معاف

حضرت عبداللہ الصنابحی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُؤمِنُ فَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيهِ وَإِذَا اسْتَنْثَرَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ أَنْفِهِ وَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَجْهِهِ حَتّٰى تَخْرُجَ تَحْتَ أَشْفَارِ عَيْنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ يَدَيْهِ فَإِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَّاسِهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ اُذُنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ رِجْلَيْهِ ثُمَّ كَانَتْ مَشْيُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلٰوتُه نَافِلَةٌ لَّهُ" (نسائی ج۱ص ۲۹، ترغیب منذری ج۱ص ۱۸۴، مشکوۃ ج۱، ۳۹)

"جب مومن بندہ وضو کرتا ہے اور منہ میں پانی ڈالتا ہے تو اس کے منہ کے گناہ نکل جاتے ہیں اور جب ناک جھاڑتا ہے تو اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ناک سے نکل جاتے ہیں اور جب اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کی دونوں آنکھوں کی پلکوں سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں اور جب وہ اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے دونوں ہاتھوں سے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے دونوں ہاتھوں کے ناخنوں سے بھی نکل جاتے ہیں اور جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر کے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے کانوں سے بھی گنا نکل جاتے ہیں اور جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس کے پاؤں سے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے پاؤں کے ناخنوں کے نیچے سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں اس کے بعد مسجد کی طرف چلنا اور نماز ادا کرنا اس کے لیے زائد ہوتا ہے"

اس کی تائید اس روایت سے بھی ہوتی ہے جس کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا ہے کہ:

" أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلَّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوْبِ"

"امام کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا جب مومن بندہ وضو کرتا ہے اور اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو کل خطائیں جن کی طرف اس نے اپنی آنکھ سے دیکھا تھا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتی ہیں اور جب اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو کل خطائیں جو اس نے ہاتھ سے کیں پانی کے ساتھ نکل جاتی ہیں اور جب پاؤں دھوتا ہے تو سب خطائیں جن کی طرف پاؤں سے چلا تھا پانی کے ساتھ "یا" پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتی ہیں یہاں تک وہ گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ (صحیح مسلم، بَابُ خُرُوْجِ الْخَطَايَا مَعَ مَاءِ الْوُضُوْءِ ج۱، ص۱۲۵، ترغیب منذری مترجم ص۱۸۱، ج۱)

علامہ عبدالعظیم منذری نے بواسطہ حضرت عمر بن عتبہ رضی اللہ عنہ ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے وضو کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ نے فرمایا: جو شخص وضو کرے، کلی کرے، ناک میں پانی ڈالے اور ناک جھاڑے اس کے منہ اور ناک نتھنوں کی تمام خطائیں نکل جاتی ہیں پھر جب منہ دھوتا ہے جیسا کہ اللہ کریم نے اس کو حکم دیا ہے تو اس کے منہ کی تمام خطائیں جھڑ جاتی ہیں ڈاڑھی کے کناروں سے پانی کے ساتھ، پھر جب ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھوتا ہے تو تمام خطائیں ہاتھوں کی انگلیوں کے پوروں سے پانی کے ساتھ نکل جاتی ہیں پھر جب سر کا مسح کرتا ہے تو تمام خطائیں اس کے سر کے بالوں کے کنارے سے پانی کے ساتھ نکل جاتی ہیں پھر جب دونوں پاؤں دھوتا ہے تو تمام خطائیں دونوں پاؤں کی انگلیوں کے پوروں سے پانی کے ساتھ نکل جاتی ہیں پھر اگر اس نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی جس کے وہ لائق ہے اور دل کو اس کے واسطے فارغ کیا تو اِنْصَرَفَ مِنْ خَطِيْئَتِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ (ترغیب و ترہیب مترجم للعلامہ منذری ج ۱ ص ۱۸۵) وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو گیا جیسا کہ اس کی ماں نے اس کو آج ہی جنا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ألاَ أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُوا اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتُ قَالُوا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمُكَارِهِ وَكَثْرَةِ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذَالِكُمُ الرِّبَاطُ" (صحیح مسلم،بابُ فَضْلِ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمُكَارِهِ ج۱ص ۱۲۷) ابن ماجہ، باب ماجاء فی اسباغ الوضوء ص ۳۴ ، نسائی، بَابُ الْفَضْلِ فِی ذَالِکَ ج۱ص۳۴) پر فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ تین مرتبہ ہے مشکوۃ المصابیح ج۱ص ۳۸)

"کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو گناہوں کو مٹا دے، اور درجوں کو بلند کردے۔ صحابہ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا وضو (سردی کی شدت اور بیماری وغیرہ میں) پورا کرنا۔ اور مسجد تک بہت زیادہ قدم اٹھانا اور نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہی رباط ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حکم دیا کہ:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوْا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (آل عمران: ۲۰۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے ایمان والو! ثابت قدم رہو اور ایک دوسرے کو تھامے رکھو، اور جہاد کے لیے تیار رہو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو تا کہ تم مراد کو پہنچو۔

میدان جنگ میں مورچہ بند ہو کر ہمہ وقت چوکنا رہنا اور جہاد کے لیے تیار رہنا "مرابط" ہے اور یہ بڑے عزم وحوصلہ کا کام ہے کیونکہ اس سے سرحدیں محفوظ رہتی ہیں تا کہ دشمن نہ گھس جائے اور یہاں بھی "رباط" اسی مفہوم میں ہے کہ انسان کا سردی کی شدت یا دیگر عوارض کی بنا پر باوضو رہنے، مسجد کی طرف بہت زیادہ قدم اٹھانے ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار کرنے، کو تین بار فَذَالِكُمُ الرِّبَاطُ فرمایا کیونکہ ان امور ثلاثہ کی بنا پر انسان اپنے ازلی دشمن سے محفوظ ہو جاتا ہے اور اپنی خواہشات نفسانی پر قابو پالیتا ہے۔

اور صحیح ابن حبان میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"أَلاَ أَدُلُّكُم عَلَى مَا يُكَفِّرُ اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَزِيدُ بِهِ الْحَسَنَاتُ وَيُكَفِّرُ بِهِ الذُّنُوبَ قَالُوا بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكْرُوهَاتِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذَالِكُمُ الرِّبَاطُ" (صحیح ابن حبان عن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرحبیل بن سعد بحوالہ ترغیب منذری ص ج ۱،ص ۱۹۲)

(ترجمہ اوپر گزر چکا ہے۔عزیز الہ آبادی)

۲۴۔وضو کے اعضاء روشن ہوں گے......امت محمدیہ کی پہچان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ قبرستان میں تشریف لائے اور فرمایا:"اَلسَّلَامُ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِیْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ" اس دعا کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا:

"وَدِدْتُ أَنَّا قَدْ رَأَيْنَا إِخْوَانَنَا قَالُوْا أَوَلَسْنَا إِخْوَانَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنْتُمْ أَصْحَابِيْ وَإِخْوَانُنَا الَّذِيْنَ لَمْ يَأْتُوْا بَعْدُ فَقَالُوْا كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَأْتُوْا بَعْدُ مِنْ أُمَّتِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا لَهُ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَيْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ أَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ، قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنَّهُمْ يَأْتُوْنَ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ"

(صحیح مسلم،بَابُ اسْتِحْبَابِ إِطَالَتِهِ الْغُرَّةِ ج ۱،ص ۱۲۶،نسائی بَابُ حِلْيَةِ الْوُضُوْءِ ج ۱،ص ۳۵،مشکوۃ ج ۱،ص ۴۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"میری آرزو ہے کہ اپنے بھائیوں کو دیکھوں صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم آپ کے بھائی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا تم میرے اصحاب ہو اور ہمارے بھائی وہ لوگ ہیں جو ابھی تک دنیا میں نہیں آئے صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ ان کو کس طرح پہچانیں گے اپنی امت کے ان لوگوں کو جو ابھی تک دنیا میں نہیں آئے اور نہ ہی آپ نے ان لوگوں کو دیکھا آپ ﷺ نے فرمایا بھلا تم دیکھو ایک شخص کے سفید پیشانی سفید ہاتھ پاؤں کے گھوڑے سیاہ مشکی گھوڑوں میں مل جائیں تو کیا وہ اپنے گھوڑے نہیں پہچانے گا؟ صحابہ رضوان اللہ علیہ اجمعین نے عرض کیا بلاشبہ وہ پہچان لے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا میری امت کے لوگ سفید منہ سفید ہاتھ پاؤں رکھتے ہوں گے (قیامت کے دن وضو کی وجہ سے) اور حوض کوثر پر میں انکا پیش خیمہ ہوں گا۔ (ترغیب مترجم ص ۱۷۹، ج ۱، ابن ماجہ باب ذکر الحوض ص ۳۱۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"إِنَّ حَوْضِی أَبْعَدَ مِنْ اَیْلَةَ مِنْ عُدْنٍ لَهُوَ اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ الثَّلْجِ وَأَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ بِاللَّبَنِ وَلَاٰنِیَتُهُ أَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ النُّجُوْمِ وَإِنِّیْ لَأَصُدُّ النَّاسَ عَنْهُ كَمَا یَصُدُّ الرَّجُلُ إِبِلَ النَّاسِ عَنْ حَوْضِهِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَعْرِفُنَا یَوْمَئِذٍ قَالَ نَعَمْ لَكُمْ سِیْمَا لَیْسَتْ لِاَحَدٍ مِنَ الْاُمَمِ تَرِدُوْنَ عَلَیَّ غُرًّا مُحَجَّلِیْنَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوْءِ (صحیح مسلم، بَابُ اِسْتِحْبَابِ اِطَالَةِ الْغُرَّةِ ص ۱۲۶، ابن ماجہ ص ۳۱۹)

''میرا حوض اتنا بڑا ہے جیسے عدن سے ایلہ بلکہ اس سے بھی زیادہ، اس کا پانی برف سے سفید اور شہد دودھ سے زیادہ میٹھا اور اس پر جو برتن رکھے ہوئے ہیں وہ شمار میں ستاروں سے زیادہ ہیں میں لوگوں کو حوض سے روکوں گا جیسے کوئی دوسرے کے اونٹوں کو اپنے حوض سے روکتا ہے۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس دن ہم کو پہچان لیں گے؟'' فرمایا'' تمہارا نشان ایسا ہوگا جو تمہارے سوا کسی امت کے لیے نہ ہوگا تم وضو کی وجہ سے میرے سامنے سفید ہاتھ پاؤں لے کر آؤں گے۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ امام کائنات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت کے لوگ میرے حوض کوثر پر آئیں گے اور میں لوگوں کو اس پر سے ہٹاؤں گا جیسے ایک مرد دوسرے مرد کے اونٹوں کو ہٹاتا ہے تو صحابہ نے عرض کی کیا آپ ہمیں پہچان لیں گے ؟فرمایا ہاں: لَكُمْ سِيمًا لَيْسَتْ لِاَحَدٍ غَيْرِكُمْ تَرِدُوْنَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ وَلَيُصَدَّنَّ عَنِّيْ طَائِفَةٌ مِّنْكُمْ فَلَا يَصِلُوْنَ فَأَقُوْلُ يَا رَبِّ هٰؤُلَاءِ مِنْ اَصْحَابِيْ فَيُجِيْبُنِيْ مَلَكٌ هَلْ تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ (صحیح مسلم ج۱،ص ۱۲۶)

تمہاری نشانی ایسی ہوگی جو کسی امت کے پاس نہ ہوگی تم وضو کی وجہ سے میرے سامنے سفید ہاتھ پاؤں لے کر آو گے اور ایک گروہ میرے پاس آنے سے روکا جائے گا وہ مجھ تک نہ آسکے گا تب میں عرض کروں گا اے میرے پروردگار یہ تو میرے لوگ ہیں اس وقت ایک فرشتہ مجھے جواب دے گا تم نہیں جانتے جو ان لوگوں نے آپ کے بعد دنیا میں نئے نئے کام کیے اور دوسری روایت میں ہے کہ:"فَأَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا لِّمَنْ غَيَّرَ بَعْدِيْ"، مشکوۃ المصابیح ج۲،ص ۴۸۷)

اور صحیح بخاری میں ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"إِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ إِنَّ أُمَّتِیْ یُدْعَوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ غُرًّا مُّحَجَّلِیْنَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ أَنْ یُّطِیْلَ غُرَّتَهُ فَلْیَفْعَلْ"

(صحیح بخاری، بَابُ فَضْلِ الْوُضُوْءِ الخ ج ۱، ص ۲۵، صحیح مسلم ج ۱، ص ۱۲۶، مشکوۃ المصابیح ج ۱، ص ۳۹، ترغیب وترہیب مترجم للمنذری ج ۱، ص ۱۷۸)

"میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے بے شک میری امت کے لوگ قیامت کے دن بلائے جائیں گے، وضو کے نشانوں سے ان کی پیشانیاں، ہاتھ، پاؤں سفید ہوں گے جو تم میں سے اپنی سفیدی بڑھانا چاہے بڑھائے۔"

۲۵۔ مومن کا زیور

حضرت ابو حازم رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک روز میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑا تھا اور وہ نماز کے لیے وضو کر رہے تھے انہوں نے اپنے ہاتھ کو لمبا کیا یہاں تک کہ بغل تک دھویا میں نے کہا اے ابو ہریرہ یہ کیسا وضو ہے تو ابو ہریرہ نے کہا" اے فروخ کی اولاد (فروخ ابراہیم کے ایک بیٹے کا نام ہے جس کی اولاد میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عجم کے لوگ تھے اور حضرت ابو حازم بھی عجمی تھے) تم یہاں موجود ہو اگر میں جانتا کہ تم یہاں ہو تو میں وضو اس طرح ہرگز نہ کرتا ''سنو'' ''سَمِعْتُ خَلِيْلِیْ صَلَّی اللّٰهُ عليه وسلم يَقُوْلُ تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغَ الْوُضُوْءُ'' صحیح مسلم ،باب مذکور ج۱،ص ۱۲۷ ،نسائی بَابُ حِلْيَةِ الْوُضُوْءِ ج۱،ص ۳۵ ،ترغیب مترجم منذری ج۱، ص ۱۷۸ ،مشکوۃ ج۱،ص ۳۹)

میں نے اپنے دوست ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے۔ قیامت کے دن مومن کو وہاں تک زیور پہنایا جائے گا جہاں تک اس کے وضو کا پانی پہنچتا ہے۔

۲۶۔ باوضو مسجد کو جانے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لَا يَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلٰوةُ لَا يُرِيْدُ إِلَّا الصَّلٰوةَ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِيْ صَلٰوةٍ مَا كَانَتِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الصَّلٰوۃُ تَحْبِسُہٗ“ (ابن ماجہ، بَابُ الْمَشْيِ اِلَی الصَّلٰوۃِ ص ٥٦)

”جب تم میں سے کوئی شخص اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد میں آئے اور سوا نماز کے اس کو کوئی چیز نہ اٹھائے اور سوا نماز کے کسی اور چیز کی نیت نہ ہو پھر وہ جو قدم اٹھائے گا ہر قدم کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند ہوگا اور اس کا ایک گناہ مٹ جاتا ہے۔ جہاں تک مسجد میں داخل ہو جائے جب تک اس کو نماز روکے رکھے اس وقت تک وہ نماز میں رہے گا۔

اور صحیح بخاری میں ہے:

”إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الصَّلٰوةَ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ فَإِذَا صَلّٰى لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ مَا انْتَظَرَ الصَّلٰوةَ“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جماعت سے آدمی کا نماز پڑھنا گھر میں یا بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس گنا زیادہ ثواب رکھتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی وجہ یہ ہے کہ جب آدمی اچھی طرح وضو کر کے مسجد کی طرف جانے کے لیے (صرف نماز کی خاطر) نکلتا ہے تو جو قدم اٹھاتا ہے ہر قدم پر اس کا ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے پھر جب وہ مسجد میں پہنچ کر نماز پڑھتا ہے تو جب تک وہ اپنی نماز کی جگہ پر رہتا ہے فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں یا اللہ اس پر اپنی رحمت نازل فرما، یا اللہ اس پر رحم فرما جب تک نماز کا انتظار کرتا ہے گویا کہ وہ نماز میں ہی ہے۔(صحیح بخاری، بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ ج ۱، ص ۸۹، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

اور صحیح مسلم میں اس کی مزید وضاحت ہے کہ گھر یا بازار میں نماز پڑھنے سے مسجد میں نماز پڑھنے کا پچیس (۲۵) گنا ثواب اس لیے زیادہ ہے کہ:

"اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسِنِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ لاَ يَنْهَزُهُ اِلاَّ الصَّلٰوةَ لاَ يُرِيْدُ اِلاَّ الصَّلٰوةَ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلاَّ رُفِعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَتْ فِىْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الصَّلٰوۃ مَا کَانَتِ الصَّلٰوۃُ تَحْبِسُہٗ وَالْمَلَائِکَۃُ یُصَلُّوْنَ عَلٰی أَحَدِکُمْ مَا دَامَ فِیْ مَجْلِسِہِ الَّذِیْ صَلّٰی فِیْہِ یَقُوْلُوْنَ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ، اَللّٰھُمَّ تُبْ عَلَیْہِ مَا لَمْ یُؤْذِ فِیْہِ مَا لَمْ یُحْدِثْ فِیْہِ (صحیح مسلم، باب فضل الصلوۃ المکتوبۃ ج۱،ص۲۳۴)

بلاشبہ تم میں سے کوئی شخص وضو کرے اس نے اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد میں آیا صرف نماز کے ارادہ ہی سے مسجد میں آیا پس وہ جو قدم اٹھاتا ہے ہر قدم پر اسکا ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے اور ایک گناہ معاف کیا جاتا ہے جہاں تک کہ وہ مسجد میں آ گیا، تو گویا کہ وہ نماز ہی میں ہے جب تک نماز اس کو روک رہی ہے اور فرشتے اس کے لیے دعائیں کرتے ہیں جب تک وہ اپنی جگہ میں ہے جہاں اس نے نماز پڑھی اور فرشتے کہتے ہیں یا اللہ اس پر رحم کر، یا اللہ اس کو بخش دے۔ یا اللہ اس کی توبہ قبول کر جب تک وہ ایذا نہیں دیتا اور جب تک وہ بے وضو نہیں ہوتا (تب تک فرشتے یہی دعا کرتے رہتے ہیں) (ابو داود، بَابُ مَا جَاءَ فِیْ فَضْلِ الْمَشْیِ إِلَی الصَّلٰوۃِ ج۱،ص۸۲)

اگر لڑے جھگڑے یا گالی گلوچ کرے یا مارے پیٹے، یا وضو ٹوٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے، یا اپنی جگہ چھوڑ کر کسی اور جگہ پر چلا جائے تو فرشتوں کی دعا موقوف ہو جائے گی) تحقیق از علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ منقول از ابوداود مترجم نعمانی کتب خانہ، لاہور ج ۱ص ۲۵۷

سنن ابو داود میں ہر قدم پر نیکی کے ملنے اور ہر قدم پر برائی کے محو ہونے، اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے اور جماعت سے رہ جانے کی تفصیل اس طرح ہے کہ امام کائنات حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ لَمْ يَرْفَعْ قَدَمَهُ الْيُمْنٰى اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ حَسَنَةً وَلَمْ يَضَعْ قَدَمَهُ الْيُسْرٰى اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ سَيِّئَةً فَلْيَقْرُبْ أَحَدُكُمْ اَوْ لِيَبْعُدْ فَإِنْ اَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى فِيْ جَمَاعَةٍ غُفِرَ لَهُ وَإِنْ أَتَى الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلُّوْا بَعْضًا وَبَقِيَ بَعْضٌ صَلّٰى مَا اَدْرَكَ وَأَتَمَّ مَا بَقِيَ كَانَ كَذٰلِكَ فَإِنْ اَتَى الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلُّوْا فَأَتَمَّ الصَّلٰوةَ كَانَ كَذٰلِكَ"

"جو کوئی تم میں سے اچھی طرح وضو کر کے نماز کو نکلے تو داہنا قدم اٹھاتے وقت اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک نیکی لکھے گا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بایاں قدم رکھتے وقت اس کی ایک برائی مٹا دے گا اب اختیار ہے تم میں سے جس کا جی چاہے مسجد کے قریب رہے یا دور رہے (یعنی دور رہنے میں ثواب زیادہ ہے جتنے قدم زیادہ ہوں گے اتنی نیکیاں زیادہ لکھی جائیں گی اور اتنی ہی برائیاں محو ہوں گی) پھر جب وہ مسجد میں آیا اور جماعت سے نماز پڑھی بخش دیا جائے گا۔ اگر مسجد میں اس وقت آیا کہ جماعت شروع ہو چکی تھی اور کچھ نماز پڑھ چکے تھے اور کچھ باقی تھی۔ اس نے جتنی پائی نماز ان کے ساتھ پڑھی جتنی نہ پائی وہ بعد میں پڑھ لی، تب بھی بخش دیا جائے گا۔ اگر مسجد میں اس وقت آیا جب جماعت بالکل ہو گئی۔ اور اس نے اکیلے اپنی نماز پڑھی تب بھی بخش دیا جائے گا۔" (ابو داود، بَابُ مَا جَاءَ فِيْ الْهَدْيِ فِيْ الْمَشْيِ إِلَى الصَّلٰوةِ ج ۱ ص ۸۳)

۲۷۔ باوضو سونے کی فضیلت

امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے ذکر کیا ہے کہ امام اعظم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

" طَهِّرُوْا هٰذِهِ الاَجْسَادَ طَهَّرَكُمُ اللّٰهُ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَبِيْتُ طَاهِرًا إِلَّا بَاتَ مَعَهُ فِيْ شِعَارِهِ مَلَكٌ لاَ يَنْقَلِبُ سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِكَ فَإِنَّهُ بَاتَ طَاهِرًا "

" ان جسموں کو پاک کرو اللہ تعالیٰ تمہیں پاکیزگی عطاء فرمائے گا جو شخص بھی طہارت (وضو) کی حالت میں سوئے تو ایک فرشتہ اس کے ساتھ رات گزارتا ہے جب بھی وہ شخص کسی گھڑی میں بھی رات کو کروٹ بدلتا ہے تو وہ فرشتہ اس کے لیے دعا کرتا ہے اے اللہ کریم اپنے اس بندے کو معاف فرما دے گا بلا شبہ یہ طہارت کی حالت میں سویا تھا "

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ امام کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ بَاتَ طَاهِرًا فِيْ شِعَارِهِ مَلَكٌ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِكَ فَإِنَّهُ بَاتَ طَاهِرًا "

" جو شخص بحالت طہارت سوئے اس کے ساتھ ایک فرشتہ ہوتا ہے جب بھی وہ شخص بیدار ہوتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے اے اللہ کریم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے بندے کو معاف فرمایقیناً وہ طہارت کی حالت میں سویا تھا"
(اَلاِحْسَان فِیْ تَقْرِیْبِ ابْنِ حَبَّانِ کتاب الطہارۃ ج ۳،
ص ۳۲۸)

اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَبِیْتُ عَلٰی ذِکْرٍ طَاهِرٍ فَیَتَعَارُ مِنَ اللَّیْلِ فَیَسْأَلُ اللّٰهَ خَیْرًا مِنَ الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِیَّاهُ" (الحدیث) (ابو داود بَابُ فِیْ النَّوْمِ عَلَی طَهَارَةٍ ج ۲، ص ۶۸۷، مسند مطبوعہ المکتب الاسلامی ج ۵، ص ۲۳۵)

"بحالت طہارۃ ذکر کرتے ہوئے سونے والا مسلمان رات کو بیدار ہونے پر دنیا وآخرت کی جو بھلائی اللہ عزوجل سے مانگتا ہے اللہ کریم اس کو عطا فرما دیتے ہیں۔"

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ کونین کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا:

"إِذَا أَتَیْتَ مَضْجَعَکَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْءَکَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَی شِقِّکَ الْأَیْمَنِ وَقُلْ اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَفْسِیْ إِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِیْ إِلَیْکَ ۔ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِیْ إِلَیْکَ
رَهْبَةً وَرَغْبَةً إِلَیْکَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْکَ إِلَّا إِلَیْکَ
اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ أَنْزَلْتَ وَبِنَبِیِّکَ الَّذِیْ أَرْسَلْتَ
" (صحیح بخاری،بَابُ فَضْلِ مَنْ بَاتَ عَلَی الْوُضُوْءِ
ج۱،ص ۳۸ ، کتاب الدعوات،بَابُ إِذَا بَاتَ طَاهِرًا وَفَضْلِهِ
ج۲،ص ۹۳۳،بَابُ مَا یَقُوْلُ إِذَا نَامَ ج۲،ص۹۳۴، بَابُ
النَّوْمِ عَلَی شِقِّ الْأَیْمَنِ ج۲،ص۹۳۴

"جب تو اپنی خوابگاہ میں سونے کے لیے آئے تو نماز جیسا وضو کر پھر داہنی کروٹ پر لیٹ اور یہ دعا پڑھ کر سو جا۔

اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کر دی اور اپنا کام بھی تجھ کو سونپ دیا اور تجھ ہی پر میں نے عذاب سے ڈر کر اور تیرے ثواب کی امید کر کے بھروسہ کیا تجھ سے بھاگ کر کہیں پناہ یا چھٹکارے کی جگہ تیرے سوا نہیں ہے میں اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے اتاری اور اس نبی پر ایمان لایا جس کو تو نے بھیجا صلی اللہ علیہ وسلم

فَإِنْ مِتَّ مِنْ لَیْلَتِکَ فَأَنْتَ عَلَی الْفِطْرَةِ وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَتَکَلَّمُ بِهِ (الحدیث) پھر اگر تو رات کو مر جائے تو اسلام پر مرے گا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ایمان سلامت رہے گا) اور ایسا کر یہ دعا سب باتوں کے آخر میں پڑھ جو باتیں تو اس رات کو کرے۔

محترم قارئین

اللہ کریم کے مقرب فرشتوں کی دعاؤں کے مستحق وہی خوش نصیب انسان ہیں جو وضو کو بطریق احسن مکمل کر کے رات کو محو استراحت ہوتے ہیں اور نماز کے لیے (با وضو ہو کر) مسجد کو پیدل چل کر آتے ہیں اور جو لوگ اچھی طرح وضو ہی نہیں کرتے۔

لاَ تَقْبَلُ صَلٰوۃً بِغَیْرِ طُھُوْرٍ (مسلم ج۱ص ۱۱۹) اور مِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ الطُّھُوْرُ (احمد بحوالہ مشکوۃ ج۱ص ۳۹) کے تحت صرف ان کی نماز ہی مشکوک نہیں بلکہ ان کے غیر مکمل وضو کے اثرات سے امام بھی محفوظ نہیں رہ سکتا جیسا کہ اس حدیث سے ظاہر ہے۔

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی صَلٰوۃَ الصُّبْحِ فَقَرَءَ الرُّوْمَ فَالْتَبَسَ عَلَیْہِ فَلَمَّا صَلّٰی قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ یُصَلُّوْنَ مَعَنَا وَلاَ یُحْسِنُوْنَ الطُّھُوْرَ وَإِنَّمَا یَلْبِسُ عَلَیْنَا الْقُرْآنَ اُوْلٰئِکَ (نسائی، بَابُ الْقِرَاءَ ۃِ فِی الصُّبْحِ بِالرُّوْمِ ج۱ص ۱۵۱، مشکوۃ المصابیح، کتاب الطہارۃ ج۱ص ۳۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے ایک روز صبح کی نماز پڑھائی اور اس میں سورۃ الروم تلاوت کی آپ ﷺ کو اس میں اشتباہ ہو گیا جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوتے تو فرمایا

''ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ہمارے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں لیکن وضو صحیح نہیں کرتے یہی تو ہمیں قرآن مجید پڑھنے میں اشتباہ پیدا کرتے ہیں۔

اللہ رب العالمین کے حضور دعا ہے کہ ہم سب کو نیک عمل کی توفیق رزانی فرمائے خاتمہ بالخیر اور حشر زمرہ صالحین میں کرے۔آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علوم اسلامیہ کا عظیم ادارہ

دار الحدیث

جامعہ کمالیہ (رجسٹرڈ) راجووال، فون: 04449-870005

۱۳۶۸ھ.................. ۱۹۴۹ء

[بوقت حجر اساسی امامین نے دعا فرمائی]

شیخ الاسلام سیدنا حافظ عبداللہ محدث روپڑی رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۶۴ء)

امام العصر سیدنا حافظ محمد صاحب گوندلوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۸۵ء)

رابطہ: عبدالرحمٰن محسن۔ راجووال ضلع اوکاڑہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وضو کے فیوض و برکات

کی ترتیب میں مندرجہ ذیل کتب سے استفادہ کیا گیا

قرآن مجید	ابن کثیر	فتح البیان	بیان القرآن
تفسیر سورہ فاتحہ	صحیح بخاری	فیض الباری	صحیح مسلم شرح نودی
سنن ابی داود	عون المعبود	جامع ترمذی	تحفۃ الاحوذی
مشکوۃ المصابیح	اشعۃ اللمعات	البزار	مجمع الزوائد
صحیح ابن حبان	صحیح ابن خزیمہ	نیل الاوطار	جامع ترمذی
سنن نسائی	سنن ابن ماجہ	طبرانی اوسط	دار قطنی
		عمل الیوم واللیلۃ	نصب الرایۃ
		المنجد	لغات فیروزی

المکتبۃ الرحمانیہ

۹۹۔۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

نمبر ....

ملنے کے پتے

☆ الحاج محمد الیاس دوائی والے، شکیل ٹریڈرز، کھی گلی نمبر ۱، کراچی ۷۴۰۰۰

☆ قاری عبدالحفیظ عزیز، خطیب مسجد قباء اہلحدیث حسین خانوالہ نمبر ۸، براستہ پتوکی ۵۵۳۰۱

☆ عبدالوحید محمدی خواجہ لاء ایسوسی ایٹس ۱۲ امانیکوپ سنٹر مزنگ نمبر ۱ لاہور

☆ ع۔ ع۔ الف، حافظ بکڈپو ابوبکر صدیق مارکیٹ پتوکی قصور ۵۵۳۰۰

بیرونی حضرات مبلغ دس روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مندرجہ بالا پتوں سے حاصل کریں۔ شکریہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اغراض و مقاصد

ادارہ امر بالمعروف حسین خانوالہ ۸ پتوکی ضلع قصور، پاکستان

۱۔ لسانی، علاقائی، اور مذہبی تعصب سے بالاتر ہو کر اسلام کی خدمت کرنا۔

۲۔ فرقہ بندی کو ختم کرنے کیلئے تمام اہل سنت کو کتاب و سنت پر جمع کرنا۔

۳۔ نئی نسل کو سیرت صحابہ (رضی اللہ عنہم) سے روشناس کرانا تاکہ یہ اپنی زندگیوں کو ان کے سانچے میں ڈھال سکیں۔

۴۔ آئمہ دین، اولیائے عظام اور محدثین عظام کی تعلیمات کو منصہ شہود پر لانا۔

۵۔ اسلامی تہذیب و ثقافت کو اپنانا۔

۶۔ معاشرے کی اصلاح کے لیے ہر ممکن کوشش کرنا۔

۷۔ کلمہ حق کو شعار بنانا۔

عبدالرحمٰن عزیز الہ آبادی "ادارہ امر بالمعروف"
حسین خانوالہ ۸ پتوکی (قصور) پوسٹ کوڈ ۵۵۳۰۱